

ہر پل جینا سیکھو

سیکھنا سیکھو

ہشام سرور

تصنیف
روبینہ یاسمین

سیکھو سیکھنا

جو مسلز کام میں نہ لائے جائیں وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ انسانی دماغ بھی اس وقت بھر پور طریقے سے کام کرتا ہے جب اسے چلنخ دیا جائے۔ سپون فیدنگ سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ خود سوچنا، دستیاب معلومات کا تجزیہ کرنا اور اس تجزیے کی بنیاد پر فیصلے کرنے سے دماغ بہتر کام کرتا ہے۔ اگر مسلز اور دماغ آرام کی حالت میں رہنے کی وجہ سے اپنا پورا آؤٹ پٹ نہیں دے رہے تو کوئی پر ابلم نہیں، کوشش کر کے اپنے آپ کو چلنخ دیں، مسلسل مشق کرنے سے آپ اپنی اصل طاقت دوبارہ حاصل کر لیں گے۔

جن پرندوں کو طویل عرصہ پنجروں میں مقید رکھا جاتا ہے وہ اپنی اڑان میں کمزور ضرور ہوتے ہیں لیکن اڑنا پوری طرح بھولتے نہیں ہیں۔ حالات سازگار ہوتے ہی اور آزاد ماحول ملتے ہی دوبارہ اپنی پرواز کی طاقت حاصل کر لیتے ہیں۔ ہم انسان بھی اپنے آپ کو خود ساختہ پنجروں میں بند رکھتے ہیں، اپنی سوچ کو محدود کر لیتے ہیں۔

ہمیں بھول جاتا ہے کہ ہمیں قدرت نے کچھ خاص صلاحیتوں اور خاصیتوں سے نوازا ہے۔ اپنا ماحول، سوچ اور رفقاء بہتر کرنے سے ہم خود کو بہتر کر سکتے ہیں۔ ہم سب زندگی میں مختلف مراحل سے گزرتے ہیں۔ یہ مراحل ہماری شخصیت کی تعمیر کرتے ہیں۔ پھولوں پر

منڈلاتی خوبصورت تنلیاں تو سب نے دیکھی ہیں۔ تنلی کی زندگی کے بھی مراحل ہیں، انڈا، لاروا، پیوپا اور آخر کار تنلی۔ پیوپا سے تنلی بننے کے مرحلے میں پیوپا اپنے غلاف سے نکلنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ جب پیوپا کی جدوجہد کامل ہو جاتی ہے تو وہ اپنے غلاف سے باہر نکل آتا ہے۔ اگر اس مرحلے میں کوئی انسان اپنی طرف سے مدد کی غرض سے پیوپا کا غلاف چاک کر کے اسے باہر نکال دے تو تنلی بننے اور پر ہونے کے باوجود وہ کبھی پرواز نہیں کر پائے گا۔

انڈے سے چوزہ نکلنے کا مرحلہ بھی سب کو معلوم ہے۔ مرغی انڈوں کو سینچتی ہے۔ اپنے جسم کی حرارت سے انہیں گرم رکھتی ہے۔ مخصوص میعاد مکمل ہونے پر چوزہ خود جدوجہد کر کے انڈے سے باہر آتا ہے۔ اگر کوئی ہمدردی میں انڈے کا خول توڑ کر چوزے کو باہر نکال بھی دے تو چوزہ کمزور ہی رہتا ہے اور زندہ نہیں رہتا۔ پرندے اپنے بچوں کے منہ میں کھانا ضرور ڈالتے ہیں لیکن پھر انہیں اڑنا سکھانے کے لئے انہیں گھونسلے سے باہر بھی دھکلتے ہیں۔

پھر وہی پرندے اپنی جدوجہد سے دانہ ڈھونڈنا اور اڑنا سیکھ کر خود مختار ہو جاتے ہیں۔ انسان کی جدوجہد کے دنوں میں بہت سے لوگ اس کی مدد کرتے ہیں۔ جب بچہ لکھنا سیکھتا ہے تو اسے لکھنے میں بے حد

دشواری ہوتی ہے۔ ایسے میں ماں، باپ، اساتذہ، بڑے بھائی سب
مل کر اسے لکھنا سکھاتے ہیں۔ اگر یہ سب بچے کی اس وقت کی
دشواری دیکھتے ہوئے ہمدردی میں اس کی کاپی میں خود لکھنا شروع کر
دیں تو بچہ خود لکھنا نہیں سیکھ پائے گا۔ جو ہمت خود کرنی ہے وہ خود
ہی کرنی ہے۔ سکھانے والا، بتانے والا، رہنمائی کرنے والا راستہ دکھا
سکتا ہے، راستے میں آنے والے نشیب و فراز سے پیشگوی آگاہ کر سکتا
ہے لیکن اس راستے پر آپ کے لئے چل نہیں سکتا۔ چنان آپ نے خود
ہے۔

آج کل تو زندگی انٹرنیٹ نے بہت آسان کر دی ہے۔ اپنے کام کی
چیزوں کو انٹرنیٹ پر ڈھونڈ نکالنے کا ہنر جس کو آگیا وہ بھی پیچھے
نہیں رہ سکتا۔ معلومات کا خزانہ یہ ہے جو ہم سیب آسانی سے حاصل کر
سکتے ہیں۔ اگر یہ سب معلومات، تعلیمی اور تحقیقی مواد دستیاب ہوتے
ہوئے بھی ہم اپنی حالت نہ بدل سکیں تو اس کے ذمے دار کوئی اور
نہیں ہم خود ہیں۔ ہماری زندگی صرف وہ شخص بدل سکتا ہے جو اس
وقت نظر اتا ہے جب ہم آئینے کے مقابل کھڑے ہوتے ہیں۔

لا تعداد لوگوں کی اجتماعی کوششوں سے ٹیکنالوجی کے مرہون منت ہم
علم کے سمندر کے کنارے پر تو کھڑے ہو گئے ہیں لیکن اب اس

میں تیرنا ہمارا اپنا کام ہے۔ ہماری جگہ کوئی نہیں تیر سکتا۔ تو اپنی زندگی کی گاڑی کا سٹیرنگ وھیل خود سنبھال لیں۔ لوگوں سے مشورے لیں لیکن فیصلہ خود لیں اور اس فیصلے کی ذمہ داری بھی لیں۔ درست فیصلے بہتری لاتے ہیں اور غلط فیصلے سبق سکھاتے ہیں۔

بدلاو اندر سے آتا ہے، باہر سے نہیں۔ کوئی کتنے داؤ پچ سکھا دے اپنی جنگ خود ہی لڑنی پڑتی ہے۔ تو دوسروں پر انحصار کرنا چھوڑیں اور خود پر بھروسہ کریں۔ اگر آپ نے اپنی ناکامیوں سے سبق سیکھ لیا ہے، اور خود سے مایوس نہیں ہیں تو آپ ناکام نہیں ہیں، آپ کامیاب ہیں۔

رومینہ یا سمیں



سیکھنا سیکھو کیوں
لکھی گئی ؟

یہ کتاب ہشام سرور کی ہے جو میں نے لکھی ہے ۔

ہشام سرور کو میں نے ان کے بلاگ پڑھ کر فالو کرنا شروع کیا اور ان کو متعدد بار کہتے سنا کہ میں ڈیجیٹل مزدور ہوں ۔ اب یہ بات میرے پلے نہیں پڑی کہ یہ بندہ جس کو میں نے اس کی انگریزی زبان میں بہت متاثر کن آرٹیکل لکھنے کی وجہ سے پڑھنا شروع کیا اس کی اس بات کا کیا مطلب ہے ۔ تجسس تو گھٹی میں پڑا تھا اور اسی تجسس سے مجبور ہو کر ان کی ٹیڈی ٹاک ڈھونڈ نکالی ۔ اٹھارہ منٹ کی وڈیو میں ہشام نے اپنا عام سے خاص بننے کا سفر بیان کیا ۔

یہ وڈیو دیکھنے کے بعد میں نے ان کو مزید پابندی سے پڑھنا اور سننا شروع کر دیا ۔ خاموشی سے آرٹیکل پڑھنا اور لا یو سیشن دیکھنا جاری رکھا ۔ دو ہزار اٹھارہ کے مارچ سے انہوں نے ڈی جی سکلز کی وڈیوں کی ریکارڈنگ کے بارے میں لکھنا شروع کر دیا ۔

آن لائن سیکھنے اور سیلف امپرومنٹ کا کسے شوق نہیں ہوتا ۔ کمپیوٹر سائنس پڑھنے اور پڑھانے کی وجہ سے لازمی دلچسپی پیدا ہونی ہی تھی ۔ اب ہشام سرور کے فیس بک لا یو بھی تو اتر سے آنے لگے جن کی مدد سے انہوں نے پاکستانی طالب علموں کو بلا معاوضہ اپنے کمپیوٹر اور انٹر

نیٹ کنکشن کی مدد سے آن لائن کمانا سیکھنے کی طرف راغب کیا۔ اپنے وقت کو کوئی ڈیجیٹل ہنر سیکھنے اور پھر فری لانسنسگ پلیٹ فارمز پر اپنے ہنر سے پیسہ کمانے میں صرف کرنے پر متواتر زور دیتے رہے۔ طالب علم سوال پوچھتے اور یہ ان کی اچھنیں سلچاتے رہتے۔

پھر سوال پوچھنے کا سلسلہ اتنا طول پکڑ گیا اور فری لانسنسگ سیکھنے والوں کے ساتھ ایک مستقل رابطہ قائم رکھنا ضروری محسوس ہونے لگا تو ایک فیس بک گروپ بنایا اس کو سوالات پوچھنے کے لئے مخصوص کر لیا گیا۔ کچھ عرصے میں ہی اتنی ایکٹیویٹی بڑھ گئی کہ گروپ ایک بندے کے بس کی بات نہ رہا چنانچہ ایڈ من ٹیم بنائی گئی اور میں نے بھی اس سارے کام میں پابندی سے مدد دینی شروع کر دی۔ میں اس جزیش سے تعلق رکھتی ہوں جس نے اپنے علم کو بلا معاوضہ، تقسیم کرنا بہت دیر سے سیکھا

ایسے میں جب میں نے دیکھا کہ ہشام سرور پوری ایمنداری سے فری لانسنسگ کے اسرار و رموز سکھا رہے ہیں تو مجھے بھی اس تعمیری مقصد کا حصہ بننے میں دلی خوشی ملنے لگی مجھ سے بارہا سوال کیا جاتا ہے کہ آپ یہ سب کیوں کرتی ہیں؟ کوئی بھی اپنا وقت اتنی پابندی سے نہیں دیتا اگر معاشی فائدہ بھی نہ ہو۔ اس سوال کا جواب پہلی بار دے رہی

ہوں کچھ چیزوں کا صلہ انسانوں سے نہیں چاہیے ہوتا ، کچھ کام انسان بس اپنی ذاتی خوشی کے لئے کرتا ہے اور مجھے خوشی ہوتی ہے جب میری وجہ سے کسی کی زندگی میں کوئی اچھی تبدیلی آئے ، مجھے ایسی خوشیاں جمع کرنا اچھا لگتا ہے۔ سیکھنا سیکھو کی جو مہم ہشام سرور نے چلا رکھی ہے اور جب میں دیکھتی ہوں کہ دور دراز کے علاقوں سے کم وساں کل رکھنے والے بھی اپنی سی بھر پور کوشش کر کے اپنے آپ میں بہتری لا رہے ہیں تو اس بڑی مہم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہونے پر مجھے بہت ذہنی سکون ملتا ہے ۔

جو کچھ اس کتاب میں لکھا وہ ایک آغاز ہے اگر آپ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو سیکھ کر اپنی زندگی میں بڑی بڑی تبدیلیاں لانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ ہماری بھی کامیابی ہے ۔ آپ کسی کو جو سب سے قیمتی چیز دے سکتے ہیں وہ آپ کا وقت ہے ۔ یہ چھوٹی سی کتاب بیش قیمت ہے اس لئے اس کی کوئی علامتی قیمت نہیں رکھی گئی ۔

اپنے لئے جو بہترین کام آپ کر سکتے ہیں وہ یہ کہ " سیکھنا سیکھو " جب سیکھنا اجائے گا تو یہ عمل ساری زندگی چلتے رہنا چاہیے اور جو سیکھا ہے وہ دوسروں تک منتقل بھی کرنا ہے ۔ ہشام سرور وہ انسان ہے جو فری لانسنسگ سیکھنے کی راہ کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہے

اور بڑی ایمانداری سے نئے آنے والوں کی رہنمائی کرنے میں مصروف ہے تاکہ وہاں ٹھوکر نہ کھائیں جہاں وہ لا علمی میں کھا چکا ہے۔ اس کی انٹرنیٹ پر موجودگی کا بھر پور فائدہ اٹھانا اور با معنی سوالات پوچھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

مجھ سے رابطے میں رہنے کے لئے آپ اس لئے کی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

<https://www.facebook.com/rubinayasmeeblog>

آپ سب کے بہترین مستقبل کے لئے دعا گو

روبینہ یا سمیں

فہرست

02	تلاؤش ، دریافت اور تعمیر ذات کی کہانی	- 01
10	زندگی کا پہلا جھنکا	- 02
15	میٹر کے نتیجے کی آمد اور کالج میں داخلہ	- 03
28	زندگی نے مجھے بہت سچھ سکھایا	- 04
47	حصار طاقتور گھنٹے	- 05
54	زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے دس اصول	- 06
55	کامیابی حاصل کرنے کا پہلا اصول محبت ہے	(a)
57	کامیابی حاصل کرنے کا دوسرا اصول مشق کرنا ہے	(b)
58	کامیابی حاصل کرنے کا تیسرا اصول عمل کرنا ہے	(c)
59	کامیابی حاصل کرنے کا چوتھا اصول تو انائی برقرار رکھنا ہے	(d)
60	کامیابی حاصل کرنے کا پانچواں اصول اپنے مستقبل کے لئے ہدف مقرر کرنا ہے	(f)
61	کامیابی حاصل کرنے کا چھٹا اصول اپنے کام کا لفظ اٹھانا ہے	(g)
61	کامیابی حاصل کرنے کا ساتواں اصول مشورہ کرنا ہے	(h)
62	کامیابی حاصل کرنے کا آٹھواں اصول اچھی صحبت اختیار کرنا ہے	(i)
63	کامیابی حاصل کرنے کا نوواں اصول اپنا کام ملتوي نہ کرنا ہے	(j)
64	کامیابی حاصل کرنے کا دسوائیں اصول لوگوں کی مدد کرنا اور انکاری اختیار کرنا ہے	(k)
65	فری لاکس کام کر کے کیسے پیسے کمائیں	- 07
74	کامیابی کا نجٹ	- 08
77	سبسل پسندیدی سے چھٹکارہ پائیں	- 09
79	اپنا اصل ہنر کیسے ڈھونڈیں ؟	- 10
88	پہلے خود سے محبتت کریں، دوسروں کی محبت پانے کیلئے	- 11
93	آئیے مسل کر غسل کی روشنی پھیلا میں	- 12
97	دل کی باتیں	- 13
101	مختلف سوچنا سیکھئے	- 14
104	خود اعتمادی سے فیصلے کرنا سیکھئے	- 15
108	اپنی سوچ کو واضح کریں	- 16
111	اپنی کمزوریوں کو اپنی طاقت میں بدلا سیکھئے	- 17
115	مشتعل مزاجی سے کام کرنا سیکھئے	- 18
119	دوسروں کو دینا سیکھئے	- 19
124	سوشل میڈیا کا درست استعمال کرنا سیکھئے	- 20
129	بڑس شروع کرنے اور انسٹرینٹ کی مدد سے بڑھانے کے راز	- 21
134	نامساعد حالات میں دوبارہ ابھرنے کی صلاحیت بیدار کرنا سیکھئے	- 22
139	اپنی اہمیت پہچانئے	- 23
143	سب سے بڑی کامیابی	- 24

تلash ، دریافت اور تعمیر ذات کی کہانی

آج جہاں میں کھڑا ہوں وہ سکھانے والے کی جگہ ہے۔ لاتعداد طالب علموں کو سکھا چکا، لاتعداد پودے اپنے ہاتھوں سے لگائے۔ یہ پودے اب پھل پھول رہے ہیں۔ زندگی نے وفا کی تو ابھی اور بہت نیچ بوؤں گا اور انہیں پہلتے پھولتے دیکھوں گا۔ زندگی نے یہ مقام دکھایا کہ دوسروں کو سکھانے کے قابل بنا دیا لیکن ایک سکھانے والے نے خود کسے سیکھا؟ کیا سب کچھ آسانی سے ہو گیا یا مجھے بھی سیکھنے میں کوئی دقت ہوئی؟ میں اپنی کہانی آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

آپ کی بھی ایک کہانی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ آپ کو اپنی کہانی اور میری کہانی میں مطابقت نظر آئے۔ ہو سکتا ہے جہاں آج آپ کھڑے ہیں وہاں آپ کو زندگی کا سفر غیر یقینی اور دشواریوں سے بھر پور نظر آرہا ہو۔ لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں جہاں آج آپ میں سے کئی کھڑے ہیں بالکل اسی جگہ میں بھی کھڑا تھا لیکن میں نے محنت شاقہ سے اپنی زندگی بدلتی، نہ صرف اپنی زندگی بدلتی بلکہ لاتعداد لوگوں کو بھی معاشی خود کفالت کا راستہ دکھایا۔

اگر میں یہ سب کر سکتا ہوں تو آپ بھی یہ سب کر سکتے ہیں بلکہ میری دلی خواہش ہے کہ آپ اس سے اچھا کریں جو میں نے کیا اور اپنے وطن کے نوجوانوں کی معاشی خود کفالت حاصل کرنے میں

مدد کریں۔ سب ایک دوسرے کا ہاتھ تھامیں اور ایک دوسرے کا سہارا بنیں۔ جو دلچسپ کہانی میں سنانے جا رہا ہوں اس کا آغاز 1992 سے ہوتا ہے۔ آسٹریلیا میں کرکٹ ورلڈ کپ ہو رہا تھا۔ پہلی بار ڈے اینڈ نائیٹ میچ ہونے کا جوش و خروش ہی الگ تھا۔ شامت اعمال میرے میڑک کے امتحانات بھی چل رہے تھے۔ پاکستان سیمی فائنل میں پہنچ گیا تھا۔ میں نے ایک تاریخی فیصلہ کیا جس سے اپنے والد صاحب کو بھی آگاہ کر دیا۔

فیصلے کی کئی شقیں تھیں۔ میں نے روزانہ صحیح چار بجے اٹھنا ہے۔ مجھے کوئی نہ روکے ہر حال میں کرکٹ دیکھوں گا، چاہے آندھی آئے یا طوفان۔ میں نے اپنے والد صاحب کو واضح کر دیا تھا کہ کیونکہ کرکٹ ورلڈ کپ چار سال بعد اور امتحان ہر سال آتا ہے لہذا میرا امتحاب بلاشبہ کرکٹ ورلڈ کپ ہی ہو گا۔ یوں بھی میں سریفیاں نہیں کرتا۔ ہمیشہ پاسنگ مارکس لے کر بکشکل پاس ہوا کرتا تھا۔ میچ فائنل کے روز میرا بائیولو جی کا پریمکٹیکل آن پڑا۔

صحیح میں نے اعلان کر دیا کہ میں فائنل دیکھوں گا اور پریمکٹیکل دینے نہیں جاؤں گا۔aba جی نے بہت سرا سمجھایا کہ بیٹا جی اس ایک پریمکٹیکل کے پیچھے پورا سال ضائع کرنے کی ضرورت نہیں، دھرائی

کرو۔ میں نے عذر پیش کیا کہ فائل تو میں ہر حال میں دیکھوں گا کیونکہ میرا کیمیسٹری اور میتھس کا پرچہ بھی اچھا نہیں ہوا تھا، فیل تو میں نے ویسے ہی ہو جانا ہے۔ والد صاحب نے بہت سمجھایا بجھایا کہ بیٹا ہمت کرو، میں نے تمہارا ٹائم ٹیبل دیکھا ہے جب تک تم پریکٹیکل دے کر واپس آؤ گے تمہارا مجھ نہیں چھوٹے گا جاؤ پڑھ لو۔

اب انہوں نے میری مدد کی خاطر بائیولوجی کی کتاب کھوئی اور کچھ سوالات پوچھے لیکن جلد ہی انھیں اندازہ ہو گیا کہ بیٹے کی تعلیمی صورتحال تسلی بخش نہیں۔ خیر انہوں نے مجھے جیسے تیسے قائل کر لیا کہ میں پریکٹیکل دینے چلا جاؤ۔ مرتا کیا نہ کرتا بات مانتے ہی بن پڑی پریکٹیکل بھی ہو گیا۔ مجھ بھی ہو گیا۔ پاکستان وہ مجھ جیت گیا اور پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی لیکن اس شام ابو اور میرے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔

میرا پریکٹیکل ہو گیا۔ مجھ بھی ہو گیا۔ پاکستان مجھ جیت گیا جس کی بھرپور خوشی منائی گئی۔ مجھے اپنے میسٹر کے امتحان سے ایسی کوئی امید وابستہ نہیں تھی کہ اس کی بھرپور خوشی منائی جائے۔ بہر حال میں اب فراغت کے مزے لوٹ رہا تھا۔ سونا، جاگنا سب اپنی مرضی سے چل رہا تھا۔ میرے والد صاحب پاک آرمی میں ڈاکٹر

تھے۔ ان دنوں ان کی پوسٹنگ کوئی میں تھی۔ جن لوگوں کا کوئی
جانے کا اتفاق ہوا ہو وہ وہاں کے طرز تغیر سے واقف ہوں گے۔
کوئی کے گھروں میں سن روم اکثر بنائے جاتے ہیں۔

ان ہی فراغت کے دنوں میں سے ایک روز میں بڑے سکون سے
سن روم میں بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا کہ وہاں اباجی چلے آئے۔ اباجی
کی پاؤی لینگوتھ سے میں نے محسوس کر لیا تھا کہ اب کیا ہونے جارہا
ہے۔ مجھے ان کا غیر مطمئن ہونا نظر آرہا تھا اور بے سکونی واضح
تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ کوئی خاص بات کہنا چاہتے ہیں اور میں
جانتا تھا کہ وہ خاص بات کیا ہے۔ انہی دنوں اباجی کی ریٹائرمنٹ



آگئی تھی اور ہمیں پنڈی واپس جانا تھا۔

انہوں نے بیٹ میں کو فلک شگاف آواز لگائی "مصطفیٰ چائے لاو" انکی آواز ایسی تھی کہ بھلے چنگے بندے کا دل اوپر نیچے ہو جائے۔ مصطفیٰ جلد ہی چائے لے آیا۔ ابا جی میرے پاس بیٹھ گئے۔ چائے پینے لگے اور پوچھا "تم اپنے مستقبل میں کیا کرنا چاہتے ہو، آخر کار تم کب سیریس ہو گے، یہاں یہ بتاتا چلوں کہ ہم چار بھائی ہیں۔ کوئی بہن نہیں اور میرا تیسرا نمبر ہے۔"

ایک تو مابدولت کا نمبر یچ کا تھا دوسرے جی بھر کے نالائق بھی واقع ہوئے تھے۔ جب بھی میں کوئی کارنامہ سرانجام دیتا تو پہلے امی ابا میری گوشائی کرتے۔ پھر بڑے دو بھائی اس کارخیر میں اپنا حصہ ڈالتے۔ یچ تو یہ کہ میں نالائقی اور بد تمیزی کا بھرپور امتزاج تھا۔ اگر کوئی مجھے پڑھنے کا کہتا تو میں ناراض ہو جاتا اور اپنے غصے کا بھی اظہار کرتا۔

بس پڑھائی سے میں بہت الرجک واقع ہوا تھا۔ ان حالات میں ابا جی کی باہر بھیجنے کی تجویز دل کو بے حد بھائی۔ اب انہوں نے استفسار کیا "اور تمہارا کیا کیا جاسکتا ہے؟" میں نے جواب دیا کہیں

بھی بھج دیں۔ میرے دھیاں اور نھیاں سے کافی رشتے دار بیرون ملک مقیم تھے اور میں نے سن رکھا تھا کہ وہاں اپنی پسند کے مضامین منتخب کرنے کی آزادی ہوتی ہے گرافک ڈیزائینگ سیکھنے کا مجھے بہت شوق تھا اور میں یینٹنگ والی گرافک ڈیزائینگ کرنا چاہتا تھا۔ سیکچ بنانے کا بہت شوق تھا۔ کیوں کہ پڑھائی سے کوئی خاص شغف نہیں تھا لہذا بیک نچ پر بیٹھ کر فزرکس، بائیولو جی یا کیمسٹری کے ٹیچرز کی اچھی اچھی تصویریں بنا کر انھیں دے دیتا تھا۔

جو ٹیچر اچھا نہ لگتا اس کے دھڑ پر مانسٹر بنا دیا کرتا تھا۔ میرے سیکچ بہت اچھے ہوا کرتے تھے اور لوگ درخواست کر کے اپنی تصویریں ری پروڈیو س کرواتے۔ موبائل فون اس وقت تھے نہیں تو میں خوشی خوشی دوستوں کو سیکچ بنانا دیا کرتا تھا۔ میں بیک بیٹھ چرا۔ فرنٹ سیٹر ز اس مزے سے نا آشنا ہیں کیونکہ بیک بیٹھ چر ز کو پیچھے بیٹھ کر پڑھائی کے سوا بہت کچھ کرنا ہوتا ہے۔

بہت پر لطف اور مصروف زندگی ہوتی ہے۔ میں نے ابا جی کو بتا دیا کہ میں یینٹنگ کرنے والا آرٹسٹ بننا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ میرے ڈیزاٹن میگزینز پر نظر آئیں۔

اب تک ابا جی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ صاحبزادے سے میدیکل یا
انجینئرنگ کی توقع رکھنا فضول ہے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ اب زور
زبر دستی کا کوئی فائدہ نہیں یہ آرٹ ہی سیکھے گا۔ لہذا بات ختم ہو
گئی اور طے پایا کہ میں آرٹسٹ بنوں گا۔

ہاں جہاں تک باہر جانے کا تعلق ہے اس کا اندازہ جلد ہی ہو گیا کہ
وہ ممکن نہیں، تو جو کچھ بھی کرنا ہے اس ہی ملک میں رہ کر کرنا
ہے لیکن پتا نہیں تھا کہ کیا کرنا ہے

زندگی کا پہلا جھٹکا

والد صاحب ریٹائر ہو گئے۔ چار بچوں کی تعلیم اور گھر کا خرچ پورا کرنے کے لئے انھیں اب نئی ملازمت تلاش کرنی تھی۔ گھر بیٹھ نہیں سکتے تھے اور پیشن میں گزارہ ناممکن تھا۔ لہذا ہم پندی و اپس چلے آئے۔ پندی میں گھر سیٹ کرنا شروع کیا۔ کمائنڈ ملٹری ہاسپٹ میں والد صاحب کے ہم منصب کمانڈنگ افسر سے درخواست کر کے دو تین سپاہی لے لئے گئے کہ وہ شفٹنگ میں مدد کریں اور گھر سیٹ کرنے میں مدد کریں۔

پندی میں رہنے والے بخوبی واقف ہوں گے کہ یہاں ایک جگہ بائیس نمبر کے نام سے مشہور ہے۔ پندی پہنچ کر گھر کو قابل رہائش بنانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک روز والد صاحب نے کہا کہ ڈرائیور کو ساتھ لے کر بائیس نمبر جاؤ اور سیمنٹ کی بوریاں لے کر آؤ۔ میں ڈرائیور کے ساتھ چلا گیا۔ ڈرائیور نے سات آٹھ بوریاں خرید لیں۔ اس وقت والد صاحب کے پاس کیری ڈبہ تھی۔

جب ڈرائیور سیمنٹ کی بوریاں خریدنے میں مصروف تھا تو میں کیری ڈبہ کی ڈگی کھول کر کھڑا ہو گیا تاکہ وہ لا کر بوریاں اس میں رکھ دے۔ اس دوپھر مجھے زندگی کی پہلی تلخ حقیقت سے واسطہ پڑا۔ سچ پوچھئے تو ایک ایسی بات ہوئی جو میرے وہم و گمان میں نہ تھی

لیکن اس نے میری آکھیں کھول دیں اور اس کا اثر مجھ پر تا دیر رہا۔ ہوا کچھ یوں کہ میں ڈگی کھول کر کھڑا تھا۔ ڈرائیور نے دو بوریاں تو بادل نخواستہ گاڑی میں رکھ دیں۔ ڈرائیور کے چہرے پر تاثرات کچھ ایسے تھے جیسے سوچ رہا ہو کہ یہ جو لڑکا اتنی اکٹ دکھا رہا ہے۔

جو ان آدمی ہے سولہ سال کا اور کیسے تناکھڑا ہے، میرے ساتھ بوریاں کیوں نہیں رکھوتا۔ پھر جیسے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ مجھے آج تک اس کے الفاظ یاد ہیں۔ یہ ڈرائیور جو حوالدار رینک کا تھا، نے بڑی درشت آواز میں کہا "اس دروازے کو چھوڑ دو یہ نیچے نہیں آئے گا، اٹھاؤ میرے ساتھ یہ بوریاں، میں تو اس بد تیزی پر تملما گیا۔ بریگیدیر صاحب کے بیٹے سے کوئی ایسے بات کرتا ہے، کوئی مذاق ہے۔"

پہلے سوچا ابھی کھڑی سناتا ہوں، پھر خیال آیا کہ بازار میں مغزماری کرنا مناسب نہیں، گھر جا کر ابو کو بتاؤں گا وہ خود اس کی طبیعت صاف کر دیں گے۔ اس وقت میری حالت غیر تھی۔ آرمی بیک گراونڈ کی وجہ سے ملی مراعات میں پلے بڑھے لڑکے کو ڈرائیور کے جھڑ کنے پر عصّہ تو بے پناہ آیا لیکن اس وقت عصّہ کا

اظہار ناممکن تھا۔ مرتا کیا نہ کرتا ڈرائیور کی رہنمائی میں دکان پر گیا، بوریاں اٹھا کر گاڑی میں رکھیں۔ واپسی کا راستہ پیچ و تاب کھاتے گزرا۔ گھر واپس آ کر والد صاحب کو سارا قصہ گوش و گزار کیا اور اس بد تمیز انسان کی گو شہادی کرنے کی درخواست کی۔

مجھے یاد ہے شام کی چائے کا وقت تھا۔ والد صاحب نے مجھے اپنے پاس بٹھالیا اور سنجیدگی سے سمجھانے لگے۔ "دیکھو تمہاری زندگی اب تبدیل ہو جائے گی۔ میں اب ریٹائر ہو چکا ہوں۔ میرا ان لوگوں پر کوئی زور نہیں ہے۔ تمہیں اب احساس کرنا چاہئے کہ تمہارا باپ



ریٹائر ہو چکا ہے۔ اب عام انسان کی زندگی گزارنا شروع کرو۔ "اب میں نے سوچا کہ پندرہ سولہ سال اتنے کروفر سے گزارنے کے بعد اب یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ یکایک تمہاری عیاشی ختم ہو گئی ہے۔ یہ بات میری ناقص عقل سمجھنے سے قاصر تھی۔

خیر حسب معمول والد صاحب سے بے عزتی ہو گئی۔ میں نے جواب دیا "اب مجھ سے بوریاں تو نہ اٹھائیں"۔ والد صاحب نے پھر سمجھایا کہ "اپنی اسی کو توڑو بیٹا۔" اب اسی ڈرائیور کو جزو قتی ملازمت پر رکھ لیا گیا۔ ہمارے سکول کالج لانے لے جانے کی ذمہ داری اسے سونپ دی گئی۔ یوں زندگی کے پہلے تلخ تجربہ کا مرکزی کردار ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بن گیا۔

میٹر کے نتیجے کی آمد
اور کالج میں داخلہ

گھر میں میرے سواب کو میسٹر کے نتیجے کا انتظار تھا۔ مجھے تو علم تھا کہ میں امتحانات میں کیا گل کھلا چکا ہوں لہذا راوی چین ہی چین لکھتا تھا پھر وہ گھڑی بھی آگئی جس پر بقول گھر والوں کے ساری زندگی کا انحصار تھا۔ اگلے دن میسٹر کا نتیجہ آنا تھا جو کہ مجھے پہلے سے علم تھا کہ کیا آئے گا کوئی میں ہم کیلئے رہتے تھے وہاں اگر فیل ہو بھی جاتا تو چھترول میں باپ کے لیوں کی ہونی تھی باقی خاندان تک بات نہیں پہنچنی تھی۔

اب چونکہ راولپنڈی واپسی ہو چکی تھی جہاں پورے خاندان کی پوچھ گچھ کا سامنا کرنا پڑنا تھا۔ تائی، چچی، خالہ، پھوپھی اور مامی سب کو میرا نتیجہ جاننے کی خواہش تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی پوچھنے لگتیں "بیٹا کل رزلٹ آ رہا ہے، ایکسا نیٹڈ ہو؟ دل میں جواب دیتا کیا خاک ایکسا نیٹڈ ہوں، مجھے تو پتہ ہے کیا چاند چڑھانا ہے"۔ کیسٹری اور میتس میں تو پورا یقین تھا کہ قیل ہونا ہی ہونا ہے۔

اب اصل بات تو بتا نہیں سکتا تھا اس لئے ہر ایک کو یہی کہتا کہ جی بہت اچھا رزلٹ آئے گا، آپ رات کو دعا ضرور کرنا۔ اگلے روز تھا جس کا انتظار وہ شاہکار آگیا۔ بڑے بھائی بڑے اہتمام سے اپنے زیر گمراہی رزلٹ دکھانے لے گئے۔ میں پورے اعتماد کے ساتھ ان



کے ہمراہ رہا۔ کس بات کا خوف؟ مجھے تو پورا یقین تھا کہ میرا نام نہیں ہو گا کیوں کہ میں نے جیسے پیپر ز کئے تھے ان کی رو سے ایسا کوئی معجزہ ظہور پذیر ہوتا نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ نہ صرف میرا نام رزلٹ میں آچکا تھا بلکہ اوپر والے کی مہربانی سے پاس بھی ہو چکا تھا۔ بھائی صاحب نے ناقابل یقین نگاہوں سے رزلٹ والے اخبار اور پھر مجھے دیکھا۔ واپسی بڑے شاہانہ انداز میں ہوئی۔ کیوں نہ ہوتی آٹھ سو پچاس میں سے چارسو چھیاسی نمبر حاصل کئے تھے۔ کوئی مذاق نہیں۔ لیکن یہ کیا، سچ ہے۔ انسان نا شکرا ہے۔

ابو، امی، بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی سب نے حتی المقدور خاطر تواضع کی مجھے یقین کامل تھا کہ میری زندگی کا اگلا ایک ہفتہ یونہی گزرے گا تا آن کہ کوئی نیا مسئلہ نہ اٹھ کھڑا ہو ورنہ کوئی اس قصے کو بھلانے پر تیار نہیں ہو گا میں نے بھی اگلی پلانگ شروع کر دی اب آئندہ تعلیمی میدان میں کسی کو مایوس نہیں کروں گا۔ اگلے امتحان میں اتنے نمبر لوں گا کہ پورے خاندان میں میرا ہی چرچا ہو گا۔ دوسری طرف میرے گھر والوں کے لئے مجھے پڑھائی کی طرف راغب کرنا ایک لمحہ فکریہ بنا ہوا تھا۔

ابا جی نے بھی یہی سوچا کہ اس صاحب زادے پر مزید مغز ماری فضول ہے۔ اب ابا جی نے مجھے آرٹس میں داخلہ دلوانے کی قصد کر لیا اور مجھے فوجی فاؤنڈیشن کالج لے گئے پرنسپل کونہ جانے کیوں لگا کہ میری گھر سے خاطر خواہ تواضع نہیں ہوئی اور انہوں نے بھی اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالنا مناسب سمجھا۔ غرض پرنسپل صاحب نے بھی خوب لعنت ملامت کی کہ یہ تمہاری حالت ہے۔

لگے ہاتھوں انہوں نے ایک نادر مشورہ بھی جڑ دیا کہ کیونکہ میں فوجی باپ کا بیٹا ہوں لہذا مجھے فوج میں چلا جانا چاہئے۔ میں نے کہا

فوج تو مجھے پسند ہی نہیں، میں فوج میں کیوں جاؤں۔ بہر حال ایف اے میں ریاضی، شماریات اور معاشریات میں ہمیں مجبوراً فوجیوں کے بچوں کے لئے مخصوص نشست پر داخلہ دے دیا گیا۔ سچ پوچھئے تو ڈاکٹر، انجنئر یا سائنس دان تو میں بننا بھی نہیں چاہتا تھا۔ میں بس جلد از جلد اس تعلیمی نظام سے باہر نکلا چاہتا تھا۔ جیسے بھی رو دھو کر میں اس پڑھائی سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ زندگی میں جو کچھ میرے لئے لکھا تھا وہ میں آزادانہ اپنی مرضی سے کر سکوں۔

اباجان سے کہا تھا کہ آپ مجھے ایک چھوٹا سا کھوکھا کھول دینا۔ بس اتنا سرمایہ لگا دینا آگے میں دیکھ لوں گا۔ اب یہ بات بھی رد کر دی گئی کہ فوجی کا بچہ ہو کر کیسے دکان پر بیٹھ سکتے ہو۔ خیر ایف۔ اے میں داخلہ کرا دیا گیا لیکن میری حالت میں کوئی سدھار نہ آیا۔ میں پہلے کی طرح اب بھی عقبی نشست پر بیٹھا کرتا۔

میں ریاضی، شماریات اور معاشریات میں الجھتا رہا۔ سارے مضامین میرے سر پر سے گزرتے رہے۔ میں روز جماعت کی سب سے عقبی نشست پر بیٹھتا۔ جو استاد پسند آتا اس کی اچھی سی تصویر بنا دیتا

جو نہ پسند آتا اس کے دھڑ پر اپنی مرضی کے فرضی کردار کا سر لگا دیا کرتا۔ ابھی گیارہویں جماعت میں تھا کہ والد صاحب کو واپڈا میں نوکری مل گئی اور وہ ملازمت کے سلسلے میں لاہور چلے گئے۔

گھر پر بڑا بھائی موجود تھا۔ چھوٹا بھائی اس وقت ملٹری کالج جہلم میں تھا۔ گھر میں حالات کچھ میرے حق میں سازگار تھے یعنی اب سختی کچھ کم ہو گئی تھی۔ یونہی دن پلک جھکلتے گزر گئے اور پھر امتحانات کا زمانہ آگیا۔ ہم نے اپنے پرانے حالات کے مطابق امتحان دے دئے۔ کچھ دن اور گزر گئے اور رزلٹ آگیا۔ میں نے اس امتحان میں پانچ سو پچاس میں سے تین سو نمبر حاصل کئے۔



حسب توقع لاہور سے ڈانٹ ٹپٹ سے بھرپور فون آگیا۔ والد صاحب نے حسب معمول میرے بندہ نہ بننے پر اظہار افسوس کیا میں نے بھی حسب معمول انہیں یقین دلایا کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ والد صاحب نے یاد دلایا کہ کون سی آئندہ؟ سترہ سال کے ہو گئے ہو۔ ابھی تک تمہاری آئندہ نہیں آئی۔ خیر بار ہویں جماعت کا آغاز بڑے زور و شور سے ہوا۔

میں نے بڑے جذبے سے پڑھائی شروع کر دی۔ ڈانٹ ٹپٹ کی تاثیر سے کچھ دن جم کر پڑھائی کی لیکن ذرا ٹھہریں اگر آپ کا خیال ہے کہ فلموں میں دکھائی جانے والی کہانیوں کی مانند میرے حالات بدل گئے ہوں گے اور میں اچھا بچہ بن گیا ہوں گا تو معاف کیجئے گا آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ اس کہانی میں ایسا کوئی ڈرامائی موڑ نہیں ہے۔ بار ہویں جماعت کے نتیجے میں تاریخ نے پھر اپنے آپ کو دہرایا۔ اس بار میں نے گیارہ سو میں سے چھ سو سینتیس نمبر حاصل کئے۔ مشکل سے رو دھو کر پاس ہوا۔

یہ انیس سو چورانوے کے اختتام کی بات ہو رہی ہے۔ اب اجی کا واپڈا کے ساتھ کٹریکٹ ختم ہو گیا اور وہ واپس پنڈی آگئے۔ پنڈی واپسی

پر انہوں نے ایک کلینک نما چھوٹا سا ہسپتال کھول لیا۔ اباجی نے مجھے ہدایت کی کہ شام کو ان کی مدد کر دیا کروں۔ مجھے کلینک جانے پر تو کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن خطرہ یہ تھا کہ سارا دن ان کے سامنے رہوں گا سامنے رہنا اپنی شامت اعمال کو آواز دینا تھا اور سارا دن لیکچر بونس میں ملتا رہتا۔ بہر حال مرتا کیا نہ کرتا شام کو کلینک جانا شروع کر دیا۔ کلینک جانے کا سلسلہ میرے بی کام میں داخلے تک چلا۔

انیس سوتانوے میں پنجاب کا لج آف کامرس میں مجھے بی کام میں داخلہ مل گیا۔ بی کام میں داخلہ میری زندگی کا رخ ثبت سمت میں موڑنے کا سبب بن۔ یہاں سے میرے کاروباری منتظم ہونے کی صلاحیت کو جلا ملی۔ کاروباری منتظم وہ شخص ہوتا ہے جو دوسرے کو قائل کرے کہ آپ اس کیلئے درست انتخاب ہیں۔ والد کے ہسپتال میں کام کرتے ہوئے مجھے اندازہ ہوا کہ کاروبار درست کام ہے۔

اٹھارہ، انیس سال کی عمر میں مجھے احساس ہونا شروع ہو گیا کہ میں کرنا کیا چاہتا ہوں۔ مجھے پہلی بار اپنے رجحان کا اندازہ ہوا کہ میں دراصل کچھ کاروبار قسم کی چیز کرنا چاہتا ہوں۔ بی کام میں پہلی بار

مجھے پڑھائی میں دلچسپی پیدا ہوئی کاروبار ہی میری دلچسپی کا کام ہے، اس بات کا پہلی بار احساس ہوا میرا فطری رحجان کاروبار کی طرف تھا لیکن میرے جیسے پاکستانیوں کو نہ جانے کیوں زبردستی وہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں جن میں انھیں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہوتی۔

اس طرح بغیر رحجان جانے سب کو ایک چھٹری سے ہاگنا میرے نزدیک وقت کا زیال ہے۔ مجھے تو خوش قسمتی سے بروقت پتہ چل گیا کہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں لیکن بہت سے کم خوش قسمت اس نظام تعلیم سے مایوس ہو کر تعلیم کو ہی خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ میں موجودہ نظام تعلیم سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ نظام تعلیم بنیادی طور پر صنعت کارکیلے بنा تھا۔ وقت کے ساتھ اس میں بہتری آنی چاہیے تھی۔ وقت کے ساتھ زمینی حقائق تبدیل ہو چکے ہیں۔ جو ہنر آج عام ہیں، اب سے کچھ سال بعد وہ متروک ہو چکے ہوں گے۔

کامیاب وہی ہوگا جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیمی قدر و منزالت میں اضافہ کرے گا۔ قصہ مختصر بی کام میں میرے بہت ہی اچھے نمبر آئے۔ ٹاپ کرنے والے طالب علم سے میرے صرف سیستالیس نمبر کم تھے۔ والد صاحب میرے بی کام کے رزلٹ سے بہت خوش

ہوئے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آگے کیا پڑھنے کا ارادہ ہے؟ میں نے ایم بی اے کرنے کی خواہش کا اظہار کر دیا۔ یونیورسٹی کے دن امن و امان سے گزرے اور ہم نے بخیر و عافیت اس مرحلے کو خوش اسلوبی سے پار کر لیا۔ اب مجھے کمپیوٹر بھی مل گیا۔

اب مجھے یہ پتا چلا کہ میں جو گرافک ڈیزائن اور آرٹ ورک شو قیہ کرتا ہوں وہ کمپیوٹر میں بھی منتقل کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یہ پتہ لگا کہ ایسے سوفٹ ویئر ہیں جن میں یہ سب کام خوش اسلوبی سے کئے جاسکتے ہیں۔ یہ جان کر میری خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ ابو نے مجھے ایک ٹیبلٹ دولائی تھی۔ زیادہ وقت میں اس ٹیبلٹ میں ڈیزائن بناتا

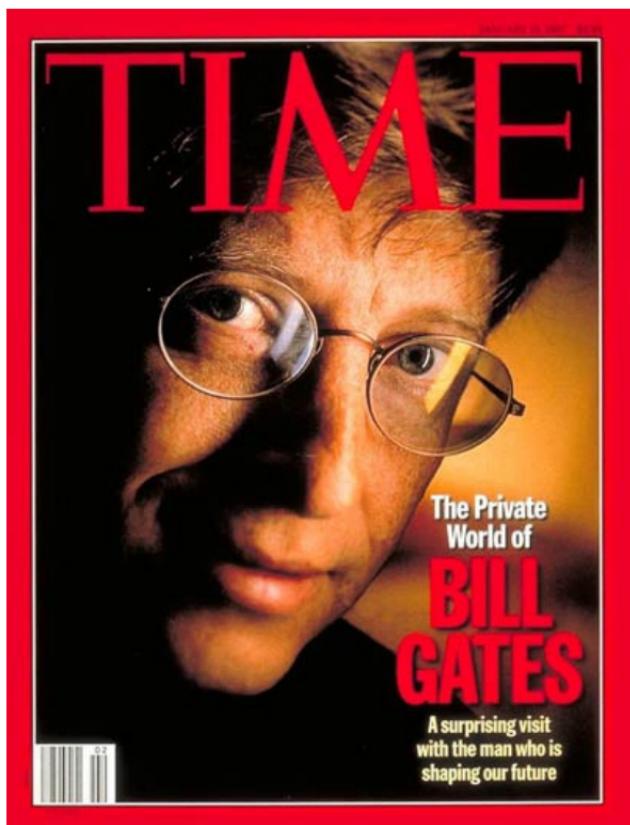


رہتا اور بعد میں کمپیوٹر میں منتقل کر کے سوفٹ وئیر کی مدد سے اپنے ڈیزائن کی نوک پلک سنوارتا۔

یہ انیس سو اٹھانوے کا ذکر ہے۔ گرافک ڈیزائن کا بے حد شوق تھا اور اس شوق کو عملی شکل دینے میں کمپیوٹر کی آمد کی وجہ سے بے حد آسانی ہو گئی تھی۔ بارہویں جماعت تک کی تعلیم میرے لئے آج بھی ڈراؤنے خواب کی مانند ہے۔ جب بنس ایجوکیشن سے آگاہی ہوئی، پہلے بی۔ کام اور پھر ایم۔بی۔ اے کیا تو سمجھ آیا کہ یہ پڑھائی میرے لئے تھی۔ میرا فطری رجحان اور اس کے مطابق پڑھائی جب کیجا ہو گئے تو مجھے یکایک سب چیزیں سمجھ آنے لگیں اور زندگی کی گرہیں کھلنے لگیں۔ سچ پوچھیں تو مجھے اگر دوسری بار بھی موقع ملے تو میں وہ سب کچھ نہیں پڑھوں گا جو مجھے زبردستی پڑھانے کی بے سود کوشش کی جاتی رہی۔

آسان سی بات ہے بنا دلچسپی کے کسی کو کیسے زبردستی پڑھایا جاسکتا ہے۔ ہمارے گھر کے قریب ایک کتابوں کی دکان تھی۔ ایک روز میں اپنے دوست شعیب کے ساتھ اس بک سٹور پر گیا۔ کتابیں الٹ پلٹ کرتے ایک رسالے پر نظر پڑی۔ اس رسالے کے سرورق پر

بل گیٹس کی تصویر تھی۔ شعیب نے بتایا کہ یہ وہ بندہ ہے جس نے ونڈوز بنائی ہے اور یہ دنیا کا امیر ترین بندہ ہے۔ تین سال کے عرصے میں انیس سو چانوے میں دنیا کو پہلے گرافیکل یوزر انٹر فیس سے متعارف کروانے والا شخص بل گیٹس ہی تھا۔ ونڈوز 95 پہلا گرافیکل یوزر انٹر فیس کا حامل آپرینگ سسٹم تھا۔ اس رسالے میں بل گیٹس کی زندگی کی کہانی بھی درج تھی کہ کیسے اس نے یہ آپرینگ سسٹم بنایا تھا۔



ہارورڈ یونیورسٹی سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر مائیکروسافت کی بنیاد رکھنا اور پھر یہ تاریخ ساز آپرینگ سسٹم بنانا، یہ سب تفصیل مجھے پہلی بار پتہ چلی بل گیٹس کی زندگی کی کہانی سے مجھے یہ سمجھ آیا کہ کمپیوٹر سے بھی پیسے کمائے جاسکتے ہیں۔ اس کہانی میں دلچسپی کے بعد مجھے شوق ہوا کہ یہ جانوں کہ آن لائن پیسے کمانے کا کیا طریقہ ہے۔

شیعیب نے مجھے بتایا کہ انٹرنیٹ پر فری لانس مارکیٹ پلیس پر تم اپنی گرافک ڈیزائننگ کی خدمات سے پیسے کمائے سکتے ہو۔ اس وقت دو فری لانس مارکیٹ پلیس زیادہ کام کر رہی تھیں جن کے نام ای لانس اور آئی ٹی مون لائٹ ڈاٹ کام تھے۔ جب میں ایم۔ بی۔ اے کر رہا تھا تو مجھے تین سورپے جیب خرچ ملا کرتا تھا۔ میں اپنے جیب خرچ سے فارچون اور فوربز نامی رسالے خریدا کرتا تھا۔ تقریباً سارا جیب خرچ ان رسالوں کی نذر ہو جایا کرتا تھا انہیں سو ننانوے کے آغاز میں میرا ایم۔ بی۔ اے مکمل ہو گیا۔

زندگی نے مجھے
بہت کچھ سکھایا

زندگی روں دوال رہی۔ ریٹائرڈ فوجی کے بگڑے ہوئے بیٹے کو ایک عام آدمی کی زندگی میں قدم رکھتے ہی کچھ باتیں حالات اور واقعات نے بخوبی سکھا دی تھیں۔ یہ بات تو اچھی طرح سیکھ لی تھی کہ اب والد کے رتبے کی پشت پناہی کے بغیر جو کچھ کرنا ہے اپنے بل پر کرنا ہے۔ غرور اور تکبر چھوڑ کر انساری کو اپنانا ہے۔

یہ بات بھی سیکھ لی تھی کہ آنے والی زندگی کمپیوٹر کے ساتھ گزارنی ہے۔ شعیب کی رہنمائی نے یہ سکھا دیا تھا کہ اب فری لانس مارکیٹ پلیس پر ہی کام کرنا ہے۔ ایم۔ بی۔ اے کے دنوں میں گھر میں موجود واحد گاڑی بڑے بھائی کے زیر استعمال تھی۔ میرے پاس پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ اس پبلک ٹرانسپورٹ کے سفر نے بھی مجھے بہت کچھ سکھایا۔

پبلک ٹرانسپورٹ کے سفر نے عام آدمی کے طرز زندگی سے آگاہی دی۔ مجھے لوگوں سے بات کرنے کا سلیقہ آنے لگا۔ سب سے بڑی بات کہ میں نے عام آدمی کی زبان بھی سیکھ لی جو کہ پنجابی تھی۔ انیں سو اٹھانوے کے اس دور نے مجھے لوگوں سے بات چیت کے ڈھنگ کے ساتھ ساتھ، لوگوں سے لین دین بھی سکھا دیا۔ اس زمانے میں، میں نے باقائدگی سے فارچون اور فوربز پڑھنے شروع

کئے اور اب تک یہ معمول جاری ہے۔ ایم۔ بی۔ اے کے آخری سمسٹر کی فیس میں نے جزوی طور پر اپنی فری لانسنگ کی کمائی سے ادا کی۔ فوٹو شاپ میں بروشر بنا کر میں نے کمانا شروع کر دیا تھا۔

یوں ایم۔ بی۔ اے بھی خیر و عافیت سے مکمل ہو گیا۔ ایم۔ بی۔ اے مکمل کرنے کے بعد میں ایک اور سائز کمپنی میں ملازمت کرنے لگا۔ میں نے چار ہزار روپے ماہوار سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ فری لانسنگ کا کام ساتھ ساتھ چلتا رہا اور اس سے بھی آمدی ہونے لگی۔ فری لانسنگ کا کام اتنی با قاعدگی سے نہیں ہو پا رہا تھا کیوں کہ ملازمت کی مصروفیت کی وجہ سے وقت کم مل پاتا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ سال یہ ملازمت کرنے کے بعد میں نے یہ ملازمت چھوڑ کر ایک سیل فون کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ یہ ملازمت تقریباً تین سال چلی۔

میں رات کو فری لانسنگ کرتا اور صبح کام پر جاتا۔ رات جانے کی وجہ سے اکثر آفس پہنچنے میں تاخیر بھی ہو جاتی پھر ایک دن اپنے بس کے ساتھ کچھ گرم سرد جملوں کے تبادلے کے بعد میں نے اس ملازمت کو خیر باد کہہ دیا۔ ملازمت تو چھوڑی سو چھوڑی لیکن ساتھ ہی فیصلہ کر لیا کہ اب دوبارہ ملازمت نہیں کرنی اور فری

لانسنگ کا کام ہی روزی روٹی کے لئے کرنا ہے۔ یہ دو ہزار چار جنوری کی بات ہے کہ مابدولت بے روزگار ہوئے اور ساتھ ہی نئی ملازمت تلاش کرنے سے بھی انکاری ٹھہرے۔ بات کوئی اتنی پریشان کن نہ ہوتی اگر مارچ میں میری شادی کی تاریخ نہ طے ہوتی۔ ٹھیک شادی سے دو ماہ قبل میں نے نوکری چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

یہاں پر میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری ہونے والی بیگم میری اپنی پسند کی تھی اور وہ پہلی نظر میں پسند آگئی تھی اللہ کا شکر ہے کہ والدین کو منانے میں مجھے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی بہرحال کام کی طرف واپس آتے ہیں۔

میں نے والد صاحب کے گوش گزار کیا کہ میں اب پورا وقت فری لانسنگ کو دینا چاہتا ہوں۔ والد صاحب نے میری بات سے اتفاق تو کیا لیکن پریشان کن بات یہ تھی کہ اگر کام نہ چلا تو شادی کا کیا ہوگا۔ والد صاحب نے اتفاق تو کر لیا لیکن ساتھ ہی شرط رکھی کہ میں گھر میں کام نہیں کروں گا بلکہ ایک آفس لے کر وہاں اپنا فری لانسنگ کا کام کروں گا۔ اب ہم نے اپنے پہلے دفتر کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنی شروع کی۔ پنڈی میں بکرا منڈی کے علاقے میں ایک بہت مشہور جگہ ہے جسے ٹالی موری کہا جاتا ہے۔



یہاں ایک فلیٹ کی بالائی منزل پر میں نے اپنا پہلا دفتر بنالیا۔ نجی منزل پر ڈینٹنگ پینٹنگ کا کام ہوتا تھا۔ مزے کی بات یہ کہ دونوں منزلوں پر پینٹر کام کرتے تھے۔ نجی منزل والے بھی اپنے پینٹنگ کے برش سے گاڑیوں کو پینٹ کیا کرتے تھے اور اوپر کی منزل پر میں اپنے پینٹنگ کے برش سے ڈیزائنگ کا کام کیا کرتا تھا۔ اس طرح دونوں منزلوں پر پینٹنگ کا کام ہونے لگا۔

یہ دو ہزار چار کا ذکر ہو رہا ہے اور اس دفتر کا کراچیہ پانچ ہزار روپے تھا۔ بی۔ کام کی پڑھائی سے مجھے بنس کی سمجھ بو جھ آنے لگی تھی اور ایم۔ بی۔ اے کی پڑھائی نے اس سمجھ بو جھ کو اور تقویت دی۔ رسالے پر بل گیٹس کا کور دیکھنے کے بعد سے میرے اندر

کمپیوٹر کی مدد سے کمانے کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ شادی سے دو ماہ پہلے میں اس دورا ہے پر کھڑا تھا جہاں یا تو چھکا لگانے میں کامیاب ہو جاتا یا پھر کلین بولڈ ہو جاتا۔ دفتر میں کام کا سلسلہ تو شروع ہو گیا لیکن دن کے اوقات میں بچی منزل سے آنے والا شور بہت پریشان کرتا تھا۔ جب شام کو وہ اپنا کام بند کر دیتے تو ہماری جان میں جان آتی۔

کمپیوٹر میں گھر سے اٹھا کر اپنے دفتر لے آیا تھا۔ اب کام بھی صرف دفتر میں ہی ہو سکتا تھا۔ میں نے ای لانس پر کام کرنا شروع کیا لیکن وہاں مجھے کام نہیں ملتا تھا۔ پھر میں نے آئی ٹی مون لائٹر ویب سائٹ جو آگے چل کر گرو ڈاٹ کام بن گئی، پر کام کرنا شروع کر دیا۔ اب میں نے پوری توجہ گرو ڈاٹ کام پر مرکوز کر دی کیونکہ میں جان چکا تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کسے کرنا ہے زندگی کے اس حصے میں جب میں نے بی کام کیا، ایم بی۔ اے مکمل کیا، بل گیئس کی تصویر والا رسالہ دیکھا اور پھر کمپیوٹر بھی مل گیا تو کڑیوں سے کڑیاں ملتی گئیں اور زندگی میں میرا مقصد مجھ پر واضح ہوتا گیا۔

خود آگئی کے اس سفر میں ایک فلم میرے بہت کام آئی جس کا

نام راکی بلبوا ہے۔ اس فلم کے ایک منظر نے میری زندگی بدل کر رکھ دی۔ اس فلم کے ایک منظر میں باپ اپنے بیٹے کو ایک نصیحت کرتا ہے۔ بیٹا باپ کو کہتا ہے کہ وہ نہ لڑے کیوں کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے، اسے ہڈیوں کی کمزوری کی بیماری ہے، وہ ذیابطیں کا مریض ہے، اس لئے ہڈی ٹوٹنے سے وہ مر سکتا ہے، عمر ہونے کی وجہ سے لڑنا اب اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔

ان ساری باتوں کے جواب میں راکی بلبوا کہتا ہے کہ وہ لڑے گا اور ہیوی ویٹ چیمپئن کا مقابلہ کرے گا۔ وہ اپنے بیٹے سے جو کہتا ہے اس کا مفہوم کچھ یوں تھا۔ زندگی میں اگر ترقی کرنی ہے تو مارنے والا نہیں بننا۔ تکبر کرنے والا نہیں بننا۔ بد تمیز نہیں بننا۔ تم نے مار کھانے والا بننا ہے۔ زندگی کو کہو مجھے مارو لیکن تم نے کھڑے رہنا ہے۔

ایک وقت آئے گا کہ یہ وقت گزر جائے گا اور سب سے بڑا بہادر وہ ہے جو سامنا کرتا ہے اور سامنا کر کے کامیابی حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں ہے۔ اس کے اندر برداشت کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ زندگی نہیں پڑھا مارتی ہے نہیں تمھارے گھٹنوں پر بٹھاتی ہے۔ اب یہ تم پر مخصر ہے کہ تم نے اپنے گھٹنوں پر رہنا ہے یا اپنی ٹانگوں پر دوبارہ کھڑے ہونا ہے اور زندگی کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر دیکھنا ہے اور کہنا ہے پھر آزمائجھے یہ پانچ منٹ کا ڈائیلاگ
میرے لئے زندگی بدل دینے والا تھا۔

مجھے لگا کہ اب میں نے سب کشتبیاں جلا دی ہیں۔ اس کے بعد میں
نے زندگی میں دوبارہ کبھی نوکری نہیں کی۔ نہ کسی کو بے جا تگ کیا۔
نہ دوبارہ کبھی تکبر کیا۔ نہ کسی سے بد تیزی کی۔ ایک گرہ تھی جو کھل
گئی تھی۔ زندگی کا اصول سمجھ آگیا تھا۔ زندگی میں جو بات سمجھ نہیں
آئی تھی وہ پانچ منٹ میں روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی۔ میں اپنے
دفتر میں ڈیسک کے نیچے سویا کرتا تھا۔ امی کو فون کر کے بتا دیتا تھا کہ
آج گھر نہیں آؤں گا کیوں کہ کام کر رہا ہوں۔



میں نے چھ، سات سو ڈالر ماہانہ کمانے شروع کر دیئے تھے۔ زندگی اپنی ڈگر پر چلنے لگی تھی۔ بلاشبہ میری زندگی ایک رولر کوسٹر کی مانند گزری۔

میں نے وقت کے ساتھ ساتھ جھکنا سیکھ لیا تھا اور اسی نے میری زندگی بدل دی۔ اب چونکہ یہ میری مرضی کا کام تھا اس لئے میں بخوبی دن رات یہ کام کرتا رہا۔ یہاں ایک بات میں نو جوانوں کو بتانا چاہتا ہوں جو چیز آپ کو ٹائم اور سپیس سے آزاد کر دے، وقت سے بے نیاز کر دے اور پیسے کمانے کی الجھن سے نکال دے وہ ہی تمہارا شوق ہے۔ اگر آپ اپنے شوق کو کمائی کا وسیلہ بنا لیں تو واصف علی واصف کا قول صادق آ جاتا ہے۔

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کا ذریعہ معاش ان کا شوق ہے

ملٹی نیشنل ٹیکنالوجی کمپنی علی بابا گروپ کے شریک بانی تاجر جیک مانے میں دو ہزار پندرہ میں ایک تقریر کی جو ہو بہو میری زندگی کی کہانی کو بیان کرتی ہے۔ کیسے بیان کرتی ہے یہ میں بعد میں بتاتا ہوں لیکن پہلے یہ بتاتا چلوں کہ جیک مانے کن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس کے خیال میں میں سے ساتھ سالہ عمر کے دوران ہماری

زندگی کیسی ہونی چاہیے۔ میں سال کے ہونے سے پہلے تک کچھ تجربہ حاصل کرنے کے لئے اپھے طالب علم بنو۔ تمیں سال کے ہونے سے پہلے کسی چھوٹی کمپنی میں کسی سے سیکھو۔

بڑی کمپنی میں آپ ایک بڑی مشین کا حصہ ہوتے ہیں، لیکن جب آپ ایک چھوٹی کمپنی میں جاتے ہیں تو وہاں آپ جذبے سے کام کرنا سیکھتے ہیں، آپ خواب دیکھنا سیکھتے ہیں۔ آپ بیک وقت بہت سی چیزیں کرنا سیکھتے ہیں۔ لہذا تمیں سال کے ہونے سے پہلے یہ اہم نہیں کہ آپ کس کمپنی میں جاتے ہیں بلکہ آپ کس باس سے سیکھتے ہیں۔ ایک اچھا باس آپ کو مختلف طریقے سے سکھاتا ہے۔

تمیں سے چالیس سال کی عمر کے دوران آپ کو اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ آیا آپ اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ واقعی اپنا کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں۔ چالیس سے پچاس سال کی عمر کے دوران آپ کو وہ سب چیزیں ضرور کرنی چاہیں جو آپ اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ کسی نئی چیز کو آزمائے کی ضرورت نہیں، اب تاخیر ہو چکی ہے۔ آپ کامیاب بھی ہو سکتے ہیں لیکن ناکامی کی شرح بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے چالیس سے پچاس سال کی عمر کے دوران صرف ان چیزوں پر توجہ دیں جو آپ اچھی طرح کر سکتے ہیں۔

جب آپ پچاس سے ساٹھ سال کے ہو جائیں تو جوان لوگوں کے لئے کام کریں کیونکہ جوان لوگ آپ سے بہتر کام کر سکتے ہیں۔ لہذا ان پر انحصار کریں اور انہیں اچھا بنانے پر کام کریں۔ جب آپ ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے ہو جائیں تو خود کو وقت دیں ساحل پر، سورج کی روشنی میں۔ اب آپ خود کو بدلنے کے لئے بہت دیر کر چکے ہیں۔ میری جوان لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ پچیس سال کی عمر تک خوب غلطیاں کرو۔ فکر نہ کرو، گر کر دوبارہ کھڑے ہو جاؤ۔ اس کا لطف اٹھاؤ تم پچیس سال کے ہو، زندگی کا لطف اٹھاؤ یہ فلسفہ جب میں نے جیک ما کے منہ سے سنا تو میں بہت حیران ہوا۔



حیرت انگیز طور پر میری زندگی میں بھی سب کام ایسے ہی ہوئے تھے۔ میں نے پچھیس سال کی عمر تک ہر چیز کا تجربہ کیا۔

میں نے عام آدمی کی زبان سیکھ لی، عام آدمی کا طرز زندگی سیکھا۔ میں نے مول کرنا سیکھا۔ میں نے جان لیا کہ میرا فوکس کیا ہے۔ تجربات میں پیسہ ضائع کیا۔ اور چالیس سال کی عمر کے بعد جو کرنا چاہئے وہی کر رہا ہوں۔ دو ہزار چار میں ستائیں سال کی عمر میں میری شادی ہو چکی تھی۔ نو سال بعد دو ہزار تپڑہ میں، میں چھتیس سال کی عمر میں، میں ملینر بن چکا تھا۔ وہ شخص جس نے انیس سو بانوے میں چار سو چھیساں نمبر لے کر بمشکل اپنا میڑک پاس کیا تھا۔

پھر دو سال بعد چھ سو سیستیس نمبر لے کر بمشکل انٹر پاس کیا۔ میری زندگی پوری طرح تبدیل ہو گئی تھی۔ پھر کم عمری میں چھپن لوگ میری ماتحتی میں کام کر رہے تھے۔ میں خود مختار زندگی گزار رہا تھا۔ وہ سب کچھ جس کا میں نے تصور نہیں کیا تھا۔ وہ سب کچھ جس کا میں خود کو اہل بھی نہیں سمجھتا تھا۔ وہ اللہ پاک نے مجھے جوانی میں ہی عطا فرمادیا تھا۔ لوگ مجھ پر رشک کرتے تھے۔ یہ

سب صرف یہ جاننے سے ممکن ہوا کہ میں کرنا کیا چاہتا ہوں؟ کس حد تک کرنا چاہتا ہوں؟ اگر کلائنس کہے کہ آپ غلط ہیں تو مان لیں کہ آپ غلط ہیں۔ یہ تین چیزیں میں نے جان لیں اور سمجھ لیں اور یہی میری کامیابی کی وجہ بن گئیں۔

بھی علم کی قلت، کیں عقل کا ہتا فتدان
سمجھی تھی جس کو قابل دنیا، میں ہی ہتا وہ نادان
سمجھتا رہا عمر بھر میں، اپنا ہی ہے ہر میدان
جگایا وقت نے تو حبانا، بہت کمزور ہے انسان
پر لڑ گیا جو حالات سے، وہی تو ہے کامران
ذندگی ایک ہی ہے یارو، جی لو بن کے سلطان

گرو ڈاٹ کام پر پیسا کمانے نے مجھے وہ تسلیم نہیں دی جو مجھے اس کے ہوم پچ پر ہال آف فیم میں جگہ ملنے نے دی۔ گیارہ مئیں میں ہال آف فیم میں رہا اور میرے نام کے ساتھ پاکستان کا جھنڈا لگا رہا۔ جب مجھے یہ خبر ملی تو میں اپنے والد صاحب کے پاس گیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ پوری دنیا کے تیرہ ملین فرنی لانسرز میں سے میں واحد پاکستانی ہوں جس نے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ والد

صاحب نے جب یہ سنا تو ان کی آنکھوں سے پہلا آنسو گرا اور پھر میں نے بھی ان کے سینے سے لگ کر رونا شروع کر دیا۔

میری والدہ نے کہا "دنیا کو وہ لوگ بدلتے ہیں جو دیوانے ہوتے ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ یہ بہت کامیاب ہو گا زندگی میں اطمینان خود شناسی اور خود مختاری حاصل کرنے سے آتا ہے۔ مجھے اس دن یہ مدد اطمینان محسوس ہوا جس دن میں ایک دوسرے انسان کو روزگار دینے کے قابل ہو گیا۔ اس پہلے انسان کا نام اور نگزیب تھا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا۔ میرے عملے کے زیادہ تر افراد میرے ساتھ دس سال سے جڑے ہوئے ہیں۔

میں نے زندگی کے تجربے سے سیکھا ہے کہ آپ اتنے ہی بڑے ہوتے ہیں جتنا بڑا چلنخ آپ اپنے آپ کو دیتے ہیں۔ اگر لڑنا ہے تو دنیا سے نہ لڑو، اپنے آپ سے لڑو۔ برا وقت اور اچھا وقت دونوں کھیل کا حصہ ہیں۔ میں نے زوال کے بعد عروج دیکھا ہے۔ اگر انسان ذہنی طور پر مضبوط ہے، ہمہت نہیں ہارتا اور تھکتا نہیں ہے تو زوال کے بعد عروج حاصل کر لیتا ہے۔ میں اپنے بیس سالہ زندگی کے سفر کی کہانی آپ کو سنانا چاہتا تھا۔ ایک بل گیٹس کی تصویر والا رسالہ میری زندگی بدلتے کا سبب بن گیا۔



اس کے بعد راکی بلبوا فلم نے میری زندگی کا رخ متعین کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ لوگوں کے پاس تو بہت کچھ ہے۔ آپ کے پاس انٹرنیٹ ہے۔ مفت تعلیم کی سہولت میسر ہے۔ آپ کے پاس وقت ہے۔ آپ نو عمر ہیں۔ آپ کے پاس جو وقت ہے اس کی قدر کریں۔ کوئی ہنر سیکھیں۔

میں عروج، زوال، نرمی، سردی، اچھا اور برا وقت سب دیکھ چکا ہوں۔ میں نے زندگی سے یہ سیکھا کہ جب آپ ہارتے ہیں، غلطیاں کرتے ہیں اور جب آپ اپنی غلطیوں کا درست تجزیہ کر لیتے ہیں تو آپ پہلے سے زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ آپ کے

اندر زندگی، رشتہوں، کار و بار یا ملازمت میں کی گئی غلطیوں کا تجربہ کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔

میری زندگی کی ساری کہانی ایک طرف لیکن مجھے زندگی کا گر سکھانے والی بات فلم را کی بلبوا کا وہی مکالمہ تھا جس کا ذکر میں پہلے کرچکا ہوں۔ اس نے مجھے سکھایا کہ زندگی کا سامنا کیسے کرنا ہے۔ کچھ سال قبل میں ناران کاغان گیا اور وہاں گھڑ سواری کرتے ہوئے گر گیا۔ میری کمر کا نچلا حصہ متاثر ہوا اور میرا چلنے پھرنا دشوار ہو گیا۔

اس وقت میں نے تین چیزوں کے بارے میں سوچا۔ کیا میں نے اپنے رشتہوں کے ساتھ انصاف کیا؟ کیا میں زندگی میں وہ کر گیا ہوں جو میں کرنا چاہتا تھا؟ کیا میں اپنی اس جسمانی چوٹ کو لے کر بیٹھا رہوں یا علاج کروا کر دوبارہ زندگی پہلی طرح گزارنا شروع کروں۔ ان تینوں باتوں کے بارے میں، میں ان نو گھنٹوں کے سفر کے دوران سوچتا رہا جو مجھے ہسپتال منتقل کرنے میں لگے۔

اس وقت میں نے سچے دل سے دعا کی کہ اے پروردگار مجھے اتنی مہلت دے کہ جو آج تک سیکھا ہے وہ دوسروں کو سکھا دوں۔

کاروبار میں زوال آیا تو میری ماں نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جو کچھ جانتے ہو وہ آگے منتقل کر دو تاکہ جن مشکلوں سے تم گزرے ہو وہ نہ گزریں۔

خدا نے مجھے ایک بار پھر اپنے پیروں پر کھڑا کر دیا، میں نے یوٹیوب پر فری لانسٹنگ سکھانے والی وڈیوز مہیا کر دیں۔ یہ وڈیوز اگنایٹ تک پہنچ گئیں، جہاں سے میں ڈی جی سکلز کے پروگرام میں ٹرینر منتخب ہو گیا جس کا مقصد ایک ملین پاکستانیوں کو ڈیسیمبل سکلز کی مہارت مہیا کرنا ہے۔ اس کے بعد میں نے ایک فیس بک گروپ بنایا جس میں طالب علموں کے سوالوں کے جواب دینے شروع کئے۔ جو طالب علم کمانا شروع کر دیتے ہیں ان کی حوصلہ افراطی کرتا ہوں، جو مشکل محسوس کرتے ہیں ان کی ہمت بندھاتا ہوں۔

میں لوگوں کو رزق کمانے میں مدد دے رہا ہوں اور میرے اپنے رزق کا معاملہ اللہ کی طرف سے بہترین چل رہا ہے۔ اگر آپ کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ آجائے، آپ کو پتہ لگ جائے کہ آپ نے کرنا کیا ہے، آپ کا روڈ میپ آپ کو معلوم ہو۔ آپ کو اپنے کیا کیوں اور کیسے کا پتہ ہو تو ساری مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ یہ میری



آزمائی ہوئی بات ہے کہ آپ دوسروں کی مدد کریں۔ جو سیکھا ہے وہ دوسروں کو سکھا دیں تو اللہ پاک آپ کی غبی طریقوں سے مدد کریں گے جو آپ کی سوچ سے بھی باہر ہوں گے۔

اپنی جدوجہد کو بابا بلحے شاہ کی اس شاعری کی مدد سے بیان کرنا چاہوں گا۔ شنکر گزاری کا یہ طرز زندگی اپنا لیں، اس سے آپ کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ آتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی آپ کے سامنے کھول کر رکھ دی ہے۔ آپ کی مرضی آپ اس سے جو سیکھنا چاہیں سیکھ لیں۔

میں تو بس یہ کھوں گا جو بھی کریں دل سے کریں۔ کامیابی آپ کو
منتظر ملے گی۔

بجهدے دیوے بلدے ویکھے
کھوٹے سکے چلدے ویکھے
اوی پتر پلدے ویکھے
پانی ا تے چلدے ویکھے
میں تے پتھر گلدے ویکھے
پتھ خالی او ملدے دیکھے
سر تے لبھن چھا وان
کیوں نہ شکر مناوان

چڑھدے سورج ڈھلدے ویکھے
ہیرے دا کوئی مل نہ جانے
جنہاں دا نہ جگ تے کوئی
اوڈی رحمت دے نال بندے
لوکی کھندے دال نہ گلدي
جنہاں قدر نہ کیتی رب دی
کئی پیران تون ننگ پھردے
میں نوں داتا سب کچھ دتا

بابا بلحے شاہ

پارٹافتور گھنٹے

کامیاب لوگوں میں بہت سی مشترک خصوصیات ہوتی ہیں یہ اپنے کام میں مگن رہتے ہیں، ان کا کوئی واضح مقصد ہوتا ہے اور یہ اپنے کام احسن طریقے سے سرانجام دیتے ہیں۔ اگر دولت کی بات کی جائے تو موجودہ زمانے کے صاحب ثروت افراد کی اکثریت نے دولت وراثت میں حاصل نہیں کی۔ آج کے دور کے قابل ذکر لوگوں نے دولت اپنی محنت سے کمائی ہے۔

سوچا جائے تو ان لوگوں نے ایسا کیا کیا جس نے انہیں عام سے خاص بنا ڈالا۔ مجھ سے یہ سوال میرے ایک آن لائن تربیتی سیشن کے دوران پوچھا گیا۔ میں خود کم عمری میں انٹرنیٹ کی مدد سے کمائی کر کے ملینیر بن چکا تھا۔ میں ایک فری لانسر گرافک ڈیزائنر ہوں اور مجھے اپنے کام پر ناز ہے۔ آن لائن کام میں توجہ منتشر ہو جانا عام سی بات ہے۔ آپ کے لئے بے حد ضروری ہے کہ آپ وقت ضائع کئے بنا اپنے کام پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔

آج کے دور میں ہم فیس بک، میسنجر، واٹس ایپ اور یوٹیوب جیسے ٹولز سے مستقید ہو رہے ہیں لیکن ان کا ضرورت سے زائد استعمال وقت کے ضیاع کا باعث بن سکتا ہے۔ قیمتی توانائی نہ



صرف بے جا ضائع ہو سکتی ہے بلکہ آپ کے اچھا کام کرنے کی
صلاحیت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔

تو یہ "چار طاقتوں گھنٹے" کیا ہیں اور میں نے کیسے دریافت کئے ؟
دو ہزار سترہ میں، مجھے یہ حیرت انگیز فارمولہ سمجھ آیا۔ میری سماجی
نیٹ ورکنگ بڑھنے کی وجہ سے میں نے دن میں دس دس گھنٹے
سماجی نیٹ ورکنگ کی سائنس پر گزارنے شروع کر دیے تھے۔ اب
ہوا کچھ یوں کہ میرا سماجی نیٹ ورک تو خاصہ بڑھ گیا لیکن میری اپنا
ذاتی کام کرنے کی استعداد بری طرح متاثر ہونے لگی۔ مجھے شدت

سے احساس ہونے لگا کہ میں نہ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ میں اپنے کام وقت سے پہلے نمٹانے کا عادی تھا۔ مجھے سفر کرنے کا شوق تھا۔ مجھے دوستوں اور خاندان کے ساتھ وقت گزارنا پسند ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب کسی نہ کسی طرح کچھ غلط بلکہ بہت غلط ہو رہا تھا۔ اب صورت حال کچھ یوں ہوئی کہ نہ صرف میں اپنا کام کرنے سے قاصر تھا، لیکن افسوس کہ میں تیزی سے پیسہ بھی کھو رہا تھا۔

میں اپنے کام کو ختم کرنے کے مقررہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہنے لگ۔ سچ پوچھئے تو کام پر ارتکاز بہت کم ہو گیا تھا۔ میں کوشش کر رہا تھا کہ مقررہ وقت پر کام نمٹا دوں لیکن اس میں بڑی طرح ناکام تھا اور مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں کہاں غلطی کر رہا ہوں۔ مجھے تھکاوٹ کا احساس رہنے لگا اور میری طبیعت گری گری رہنے لگی۔ میں نے ایک ڈاکٹر سے مشورہ کیا، پتہ چلا، کچھ بھی غلط نہیں ہے اور میں صرف سستی کا شکار ہوں۔

میرا وزن بھی بڑھ گیا تھا۔ کچھ کولیسٹرول کی سطح بھی بڑھ گئی تھی لیکن کچھ بھی خطرناک نہیں تھا۔ سب کچھ تقریباً ٹھیک تھا میں سو شل میدیا پر خاصہ وقت گزار رہا تھا۔ دوستوں کے ساتھ بات

چیت کرتا، مضماین اور وڈیو ز پوسٹ کرتا۔ کوشش کرتا کہ یہ سلسلہ چلتا رہے اور اس میں خوشی محسوس کرتا۔ جب صحیح میری آنکھ کھلتی تو پہلی چیز جو میں دیکھتا وہ فیس بک تھی اور سونے سے پہلے جو چیز دیکھتا وہ بھی بتانے کی ضرورت نہیں کہ فیس بک ہی تھی۔ غرض میرا اوڑھنا بچھونا فیس بک بن چکا تھا۔ اور میں یہاں وقت گزار کر خوش بھی رہتا تھا۔

ایک صحیح حسب معمول جب میں نے دیکھنا چاہا کہ میرے دوست اور باقی دنیا سو شل میدیا پر کیا کر رہی ہے، مجھے پتہ چلا کہ آج فیس بک کی سائٹ میں کچھ خرابی ہے۔ مجھے وہ دن اب تک یاد ہے ایسا لگا جیسے میرے وجود کا ایک حصہ مجھ سے چھین لیا گیا ہے۔ میں فیس بک کا عادی ہو چکا تھا اور اس کی عارضی کمی بھی بری طرح محسوس ہو رہی تھی۔

میں نے انٹرنیٹ پر تلاش کیا پتہ چلا کہ سائٹ دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر ڈاؤن ہے۔ کوئی آثار بھی نظر نہیں آ رہے تھے کہ کب ٹھیک ہو گی۔ کوفت ہوتی اور کرنے کے لئے کچھ تھا نہیں لہذا میں نے فوٹو شاپ کھول کر ایک پرو جیکٹ ڈیزائن کرنا شروع کر دیا۔

اس کام کو پورا کرنے کا مقررہ وقت چوبیس گھنٹے کا ہی تھا لیکن میرے وقت ضائع کرنے کی عادت کی وجہ سے اس کے پورا ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے میں نے پوری توجہ سے کام کرنا شروع کیا اور اگلے تین گھنٹوں میں اپنا کام مکمل کر لیا۔ پوری تن دہی اور توجہ سے کام کرنے کی وجہ سے میں اتنی دیر فیں بک اور واٹس ایپ چیک کرنا ہی بھول گیا تھا۔ چونکہ میں نے تمام برااؤزر طبیب بند کر رکھے تھے لہذا کوئی نو ٹیکنیکیشن نہیں آئی اور میں اپنے کام پر توجہ مرکوز کرنے میں کامیاب رہا۔ بس یہی وہ لمحہ تھا جب میں نے طاقتور 4 گھنٹے کا راز پالیا تھا۔

اس فارمولے نے میری زندگی آسان کر دی۔ وہ دن اور آج کا دن میرا ہر دن یوں ہی گزرتا ہے کہ میں اپنے اسماڑ فون کو چار گھنٹوں تک بند کر دیتا ہوں۔ تمام برااؤزر طبیب بند کر کے اپنے کام پر چار گھنٹوں کے لئے توجہ مرکوز کر دیتا ہوں۔ ان چار گھنٹوں میں باہر نکلنے کیلئے تین چھوٹے وقفے لے لیتا ہوں۔ کچھ تازہ ہوا کھانے باہر نکل جاتا ہوں۔ دوپہر کا کھانا کھا لیتا ہوں۔ میرے کام کرنے کی استعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ میرے بہتر کام کرنے کی راہ میں جو رکاوٹیں آ رہی تھیں وہ بھی دور ہو گئی ہیں۔

میں پانچ سینکنڈ کے اصول پر بھی عمل کرتا ہوں جو آپ کو فیصلہ کرنے کے لئے فوری طور پر زور دیتا ہے۔ یہ میرا آزمودہ فارمولہ ہے کہ اگر بغیر کسی انتشار کے پوری توجہ سے کام کیا جائے تو چار گھنٹے کا کام، دس گھنٹے کے منتشر خیالی سے کئے گئے کام سے بہتر رہتا ہے۔ اب، میں ایک دن میں 4 گھنٹے کام کرتا ہوں۔

منتشر خیالی سے نج کر پوری توجہ اپنے کام پر توجہ مرکوز کر سکتا ہوں اور ان 4 طاقتوں گھنٹوں میں مجھے سوچنے میں مدد ملتی ہے۔ میں اپنے کاموں کو بروقت اور بہتر طریقے سے سرانجام دے سکتا ہوں۔ وقت دولت ہے۔ گزرا ہوا وقت واپس نہیں آ سکتا۔ جو وقت ہے اسے بھر پور طریقے سے استعمال کرنے کا گرسیکھنا چاہئے۔ آپ بھی چار طاقتوں گھنٹوں کا استعمال شروع کریں اور اپنے کام کرنے کی استعداد میں واضح فرق محسوس کریں۔



زندگی میں کامیابی حاصل
کرنے کے دس اصول

میں نے اپنی زندگی میں بہت جلد کامیابی حاصل کر لی تھی۔ میں آپ کو ان دس اصولوں کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ آپ ان اصولوں کو اپنی زندگی پر لا گو کر لیں۔ کامیابی صرف دولت کمانا نہیں ہوتی۔ آپ کو بہت اچھا انسان بن کر دکھانا ہے تب ہی اندرونی اطمینان حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی اور دوسروں کی زندگیوں میں بہتری لانے کا سبب بن سکتے ہیں۔

کامیابی حاصل کرنے کا پہلا اصول محبت ہے

اگر آپ چیزوں سے محبت کرتے ہیں تو یہ جان لیں کہ آپ کو انسانوں سے محبت کرنی چاہئے۔ اپنے چہرے پر مسکراہٹ رکھیں، یہ سنت ہے۔ جب آپ پیار محسوس کرتے ہیں اور پیار کرتے ہیں تو آپ زندگی سے لطف انداز ہو سکتے ہیں۔ جو آپ سے محبت کرتے ہیں ان کی محبت کو محسوس کریں۔ جب آپ پیار محسوس کر سکتے

ہیں تو آپ پیار دے سکتے ہیں۔ آپ کی بادی لینگوٹھ سے محبت کا اظہار ہونا چاہئے۔ جب کامیابی ملتی ہے تو پیسہ خود بخود آ جاتا ہے لیکن دوسروں کا دل صرف محبت سے جیتنا جا سکتا ہے۔ جب آپ کسی سے محبت کرتے ہیں تو اس کا خیال رکھتے ہیں۔ میری ٹیم میں سات افراد ایسے ہیں جو سالہا سال سے میرے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو آپ کو اپنے اطراف کے لوگوں سے جوڑے رکھتی ہے۔

یہاں پر میں خصوصی طور پر اپنی والدہ اور اپنی شریک حیات کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔ زندگی میں جو اخلاق اور لوگوں سے خوش اسلوبی سے ملنے کی صلاحیت پائی ہے اس کا سارا کا سارا صلہ میری والدہ کو جاتا ہے جو بچپن میں مجھے ٹوکتی تھیں جب میں کسی سے بد تمیزی کرتا تھا۔ اسی طریقے سے وہ جو کہاوت ہے نہ کہ ہر کامیاب آدمی کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے تو میں یہ سارا کریڈٹ اپنی شریک حیات کو دینا چاہتا ہوں جس نے میرے ہر اچھے برے وقت میں میرا ساتھ دیا۔

کچھ ایسے دن تھے جب جیب میں ایک روپیہ نہیں تھا لیکن اس نے کبھی گلہ نہیں کیا اس لئے ثابت اور منفی انداز فکر میں فرق رکھنے

والوں کو زندگی میں ترجیح دینی چاہئے۔ اچھے وقت میں تو سبھی ساتھ دیتے ہیں پتا تو برے وقت میں چلتا ہے کہ کون آپکے ساتھ ہے۔ اور یہاں پر میری شریک حیات کا تعاون قابل ستائش ہے۔ ایک اچھی شریک حیات آپکی زندگی پر سکون کر دیتی ہے، اور یہی مثال آپکے دوستوں کی بھی ہے۔ اگر آپ کو ہر قدم پر دن رات روکا اور ٹوکا جائے تو آپ کبھی بھی اپنے کام کو بھر پور توجہ سے نہیں کر سکتے۔ اسی لئے دعا اور کوشش کرنی چاہیے کہ قریبی رشتے دیانتداری، یقین اور اعتبار پر مبنی ہوں۔ اعتبار ہی تو سب سے بڑی چیز ہے اور اگر رشتہوں میں اس کی کمی ہو تو کیا فائدہ۔ اگر آپکو آپ کے کام میں بھر پور تعاون مہیا کیا جاتا ہے یقین جانیں آپ بہت خوش نصیب ہیں۔ مجھے کبھی نہیں روکا گیا کہ کیا کر رہے ہو، کس سے مل رہے ہو، اس کی وجہ سے میرے کام میں کبھی کوئی مداخلت نہیں ہوتی اور میں اپنے کام میں ملکن رہا۔

کامیابی حاصل کرنے کا دوسرا اصول مشق کرنا ہے

اگر آپ کو اپنے کام سے محبت ہے تو آپ کو ان تھک مشق کرنی ہو گی۔ اگر آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اپنے کام سے محبت کو اپنی مشق سے ظاہر کرنا ہو گا۔ جس طرح انسانی تعلقات کو پہنچ کے لئے محبت، دیکھ بھال اور ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے، بالکل اسی طرح چاپک دستی سے ذہانت کے ساتھ اپنے کام کی مشق کرنے میں اپنا وقت گزاریں۔

کامیابی حاصل کرنے کا تنیسر اصول عمل کرنا ہے

اگر میرے کسی دوست کو کسی جگہ میری اشد ضرورت ہے اور میں اس کی مدد کے لئے کوئی عملی قدم نہ اٹھاؤں تو وہ میرے بارے میں کس طرح محسوس کرے گا؟ آن لائن کام کے لئے جب تک آپ عملی طور پر اس کام کو کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اپنی مہارتوں کی آزمائش کے لئے خود کو چلنخ کریں۔ میں جب کوئی ڈیزائین بنانے کی مشق کرتا تو ایک خاص وقت کے لئے خود کو پابند کر لیتا کہ سکھانے والی وڈیو کو دوبارہ نہیں دیکھوں گا۔ اپنے کام میں مہارت حاصل کرنے کے لئے کام کو بار بار کرنا

ضروری ہے۔ جو کام آپ آج کر سکتے ہیں وہ کل پر نہ چھوڑیں۔ آپ کا ایک دن برا ہو سکتا ہے لیکن آگے کی پوری زندگی بری نہیں ہو سکتی۔ جب کسی کو چاہتے ہیں تو اپنا وقت اسے دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح اپنے کام کو وقت دیں، عمل کر کے دکھائیں۔

کامیابی حاصل کرنے کا چوہت اصول تو انائی برقرار رکھنا ہے

کامیابی حاصل کرنے کے لئے بے حد ضروری ہے کہ ثابت تو انائی کو برقرار رکھا جائے اور ایسے کام کئے جائیں جن سے اس میں اضافہ ہو۔ ہمیشہ ثابت الفاظ استعمال کریں۔ آپ کی بادی لینگوتچ میں آپ کا اعتماد نظر آنا چاہئے۔ منفی الفاظ استعمال نہ کریں۔ آپ کے الفاظ کا غلط چناؤ لوگوں کو آپ سے دور کر دیتا ہے۔ سوچ سمجھ کر بات کریں۔ خود کو وقت دیں۔ مجھے چھل قدمی سے تو انائی کا احساس ہوتا ہے۔ میں صحت مند رہنے کے لئے اچھا ناشتہ کرتا ہوں، دوپہر کا کھانا نہیں کھاتا۔ مجھے دوپہر کے وقت کھانے سے اپنی تو انائی میں کمی کا احساس ہوتا ہے۔ رات کے کھانے سے پہلے درمیانی وقت میں

کچھ ہلاکا پھلاکا لے لیتا ہوں۔ یاد رکھیں آپ تو انہوں گے تو اپنے کام کو بہتر طور پر سرانجام دے سکیں گے۔

کامیابی حاصل کرنے کا پانچواں اصول اپنے مستقبل کے لئے ہدف مقرر کرنا ہے

آپ کو اپنے مقصد کا علم ہونا چاہئے۔ آپ کو اپنے تمام انڈے ایک ٹوکری میں نہیں رکھنے چاہئیں۔ جب گاڑی سڑک پر آتی ہے تو ڈرائیور کے علم میں ہوتا ہے کہ منزل کیا ہے۔ آپ اپنی زندگی کے خود ذمہ دار ہیں اس لئے اپنا مقصد حیات جانا آپ کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اپنے مقاصد کو چھوٹے سنگ میلیوں میں تقسیم کریں۔ اپنی ہر چھوٹی بڑی کامیابی سے لطف اندوز ہوں۔ اہداف مقرر کرنے سے آپ وقت گذارتے نہیں بلکہ اس کی سمت کا تعین کر دیتے ہیں جہاں کامیابی آپ کی منتظر ہوتی ہے۔ جب آپ کو اپنے مقصد کا پتہ ہوتا ہے تو آپ اپنے تحت الشعور کی طاقت سے کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔

کامیابی حاصل کرنے کا چھٹا اصول اپنے کام کا لطف اٹھانا ہے

معروف صوفی دانشور واصف علی واصف کا کہنا ہے کہ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے مشغله کو اپنا ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں۔ اگر آپ کا کام آپ کو زمان اور مقام کی فکر سے آزاد کر دیتا ہے تو آپ اپنے کام سے پورا لطف بھی اٹھاتے ہیں اور اپنی سو فیصد توانائی بھی اپنے کام میں صرف کرتے ہیں۔

کامیابی حاصل کرنے کا ساتواں اصول مشورہ کرنا ہے

آپ مانگیں گے نہیں تو آپ کو ملے گا بھی نہیں۔ جب بھی کوئی فیصلہ کرنے میں دشواری ہو، مشورہ لینے میں نہ ہچکچائیں۔ بسا اوقات

ہم ایسے الجھ جاتے ہیں کہ کسی تجربہ کا ماهرانہ مشورہ ہی معاملے کو سلچھا سکتا ہے۔

کامیابی حاصل کرنے کا آٹھواں اصول اچھی صحبت اختیار کرنا ہے

آپ وہی ہوتے ہیں جو آپ کے آس پاس موجود پانچ لوگ ہوتے ہیں۔ کم از کم پانچ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پانچ اچھی کتابوں کو اپنی زندگی میں شامل کریں۔ کتابیں بہت کچھ سکھاتی ہیں۔ آپ کی شخصیت کی تعمیر میں اچھی کتابوں اور اچھے لوگوں کی موجودگی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔



کامیابی حاصل کرنے کا نواں اصول اپنا کام ملتوي نہ کرنا ہے

اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ اپنے کلائنس کے ساتھ معاملات کو کبھی ملتوي نہ کریں۔ اپنے کام میں اتنی مہارت حاصل کریں کہ بروقت اپنا کام سہولت سے نمٹا سکیں۔ کام کو ٹالنے کی عادت آپ کی کامیابی کی راہ میں بہت رکاوٹ پیدا کر سکتی ہے۔ زندگی ایک بار ہی ملی ہے، لینا وقت مناسب طریقے سے استعمال کریں اور ہر لمحے کی اہمیت کو جھیل جھیل۔



کامیابی حاصل کرنے
کا دسوال اصول لوگوں
کی مدد کرنا اور
انکاری اختیار کرنا ہے

اپنی کامیابی اپنے معاشرے کو لوٹائیں۔ اپنے لوگوں کی مدد کریں۔
میرا خواب اپنے ملک کے لوگوں میں شعور پیدا کرنا ہے کہ وہ آن
لائن کما کر اپنے ملک کو فری لانسرز کی فہرست میں سب سے اوپر
لاسکتے ہیں۔ میں اپنا وقت اپنے لوگوں کو دیتا ہوں۔ ان کی مدد کے
لئے دستیاب رہتا ہوں۔ آپ بھی جب کامیابی حاصل کر لیں تو اسے
اپنے معاشرے کو لوٹائیں۔ اسی طرح کامیابی کا یہ سفر روایں دواں
رہے گا۔

فری لانس کام کر کے
کیسے پیسے کمائیں ؟

معاشری بحران کے اس دور میں دنیا بھر میں جاب مارکیٹ میں مندی کا رجحان ہے، ایسے میں گھر سے فری لائس کام کرنے کا تصور بے حد مقبول ہو رہا ہے۔ اس دور میں ملازمت حاصل کرنا اور اسے برقرار رکھنا بھی بہت دشوار ہوتا جا رہا ہے۔

ایوسی کی اس فضا میں فری لانسنسگ کے موقع آن لائن کام کرنے والوں کے لئے امید کی کرن ہیں۔ ذاتی روزگار ہونا اور اپنی کفالت خود کرنا ایک رحمت ہے۔ آپ اپنے کام کرنے کا وقت خود متعین کر سکتے ہیں، بے فکر ہو کر گھر کے لباس میں کام کر سکتے ہیں، آپ کو گھر سے باہر نکل کر روزانہ ٹریفک میں خوار ہونے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ خود روزگاری دو طرح سے حاصل کی جا سکتی ہے، اپنا کاروبار شروع کرنا یا فری لانسنسگ کرنا۔

اپنا کاروبار شروع کرنا بچوں کا کھیل نہیں، اس کیلئے بہت تحمل اور سرمایہ درکار ہوتا ہے تاکہ پائیدار تنظیم قائم کی جاسکے۔ فری لانسنسگ کرتے ہوئے اپ آغاز سے ہی اپنے اخراجات کو قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ آپ اپنی سروس آفر کرتے ہیں، آپ کو کام ملتا ہے اور کام مکمل ہونے پر فوری معاوضہ مل جاتا ہے۔

فری لانس کام حاصل کرنے کے لئے ناقابل مزاحمت اچھی پیشکش کرنا۔

فری لانسر کی یتیہ سے آپ جتنا زیادہ کام کریں گے آپ اتنا زیادہ معاوضہ حاصل کریں گے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ آن لائن فری لانس کام کرنے کے لئے آپ کو کمپیوٹر کی ایک مہارت سیکھنی ہے جو دفتری مددگار سے لے کر پیچیدہ سوفٹ ویر کوڈ لکھنے تک کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ پروجیکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ میں بات چیت کرنے کی اہلیت ہونی چاہیے۔ آپ کو ایسی پیش گش کرنی آئی چاہیے جو آپ کو آپکے مقابل لوگوں سے ممتاز کر دے۔

فری لانس پروجیکٹ کی بولی لکھنے کا حیرت انگریز سنت رنگی فارمولہ

میں تقریباً دو دہائیوں سے فری لانسنگ کر رہا ہوں۔ میں نے کئی تجربات کئے ہیں، کچھ کامیاب ہو گئے اور کچھ میں قسمت نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ اپ ورک ڈاٹ کام اور گرو ڈاٹ کام پر کامیاب فری لانسر بننے کے انتہائی خفیہ راز کیا ہیں۔

دو سال قبل میں نے فری لانسنگ پروجیکٹس پر اچھی پیشکش کرنے یا بولی دینے کی ایک حیرت انگیز تکنیک دریافت کی جس نے کمال کر دکھایا۔ اس میں وہ ہر چیز ہے جو کام کروانے والے کو نفسیاتی طور پر اتنا متاثر کر سکتی ہے کہ وہ آپ سے رابطہ قائم کرے اور آپ کو اپنا پروجیکٹ دینے پر آمادہ ہو جائے۔

کلاسٹ کے پروجیکٹ کا ایک ترتیب وار منظم جواب دینے کے لئے میں نے جو حیرت انگیز فارمولہ دریافت کیا اسے میں نے "ست رنگی فارمولہ" کا نام دیا ہے۔ فری لانس پروجیکٹ کی بولی لکھنے کا حیرت انگیز "ست رنگی فارمولہ" - فری لانس پروجیکٹ کی اچھی پیشکش لکھنے کا طریقہ سات پیرا گراف پر مشتمل ہے۔

- ۱۔ سلام و آداب کے ساتھ خیر مقدم
- ۲۔ بتائے گئے پروجیکٹ کو اپنے الفاظ میں دوبارہ بیان کرنا کلائنٹ کو یہ بتانا بہت ضروری ہے کہ آپ نے اس کے پروجیکٹ کی مطلوبہ ضرورت کو اچھی طرح پڑھ لیا ہے۔ اس سے کلائنٹ کو احساس تحفظ ہوتا ہے کہ آپ نے اس کو کوئی گھٹرا گھٹرا یا جواب نہیں لکھا بلکہ آپ نے پروجیکٹ کو اچھی طرح سمجھ کر پڑھا ہے اور پروجیکٹ کی مطلوبہ ضرورت کا فہم و ادراک رکھتے ہیں
- ۳۔ خود کو متعارف کروانا

۱۔ آپ کا تعارف

- ۱۔ جن انڈسٹریز کے ساتھ آپ کام کر چکے ہیں ان کی تفصیل
- ۲۔ آپ کا تجربہ آپ کے برانڈ کا نام۔ اگر آپکے برانڈ کا نام نہیں ہے تو تبھی کوئی تشویش کی بات نہیں ہے
- ۳۔ پروجیکٹ میں بیان کردہ دشواری کو دور کرنے میں آپ کیا مدد کر سکتے ہے؟ اس پیرا گراف میں، آپ نے مطلوبہ پروجیکٹ میں

بیان کی گئی دشواری کو حل کرنے کے لئے اپنی حکمت عملی واضح کرنی ہے۔ آیا اپنے متعلقہ تجربے کے مطابق آپ اس پروجیکٹ پر کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں؟ آپ کو تفصیل سے تمام طریقہ تحریر کرنا ہے تاکہ کلاسٹ مطمئن ہو کر آپ سے رابطہ قائم کر سکے۔

۵۔ پورٹ فولیو
پروجیکٹ کی اچھی پیشکش میں پورٹ فولیو لنکس کی عدم موجودگی سے آپ کو توجہ ملنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ نے ابھی کام کا آغاز کیا ہے تو ابتدا میں بلا معاوضہ کام کریں۔

اپنے جان پہچان کے چند لوگوں کا بلا معاوضہ کام کر کے تین سے پانچ پورٹ فولیو لنکس حاصل کر لیں۔ اس طرح آپ اپنا پورٹ فولیو بنائ کر اسے اپنی فری لانس مارکیٹ پلیس پر استعمال ہونے والی پیشکش یا بولی میں دکھا سکتے ہیں۔

یہ بات یاد رہے کہ اپنا پورٹ فولیو بنانے کے لئے کبھی فری لانس مارکیٹ پلیس میں بلا معاوضہ اپنی خدمات پیش نہ کریں۔ ایسا کرنے سے آپ کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ جس طرح سپاہی میدان جنگ

میں اترنے سے پہلے جان توڑ مشق کرتا ہے بالکل اسی طرح اپنے گرد و نواح کے لوگوں کے لئے مفت کام کر کے اپنا پورٹ فولیو بنائیے

۶۔ ترپ کا پتہ استعمال کریں کوئی بھی مفت میں کام کرنے کی پیش کش رد نہیں کرتا۔ ایسی پیش کش سے آپ کلاسٹ کا اعتماد حاصل کر لیتے ہیں کیوں کہ اس سے آپ کی کام کو حاصل کرنے میں سنجیدگی کا پتہ لگتا ہے۔ میں تجویز دینا چاہوں گا کہ اپنے پروپوزل میں ہمیشہ یہ دوچیزیں شامل رکھیں۔ ان کا آپ کو ہمیشہ فائدہ ہو گا

۱۔ فری سیمپل / آزمائشی نمونہ کلاسٹ کے دیے گئے پروجیکٹ کی مطلوبہ ضرورت کی مناسبت سے ایک آزمائشی نمونہ فراہم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اگر آپ بطور گرافک ڈیزائنر فری لانس کام تلاش کر رہے ہیں

تو اپنے آرٹ ورک کا کچھ حصہ بنایا کر اسکو اپنے کاپی رائیٹ لوگو کی مدد سے محفوظ کر لیں تاکہ کوئی بے جا فائدہ اٹھا کر آپ کو مالی

نقضان نہ پہنچا دے۔ دوسری مہارتوں کی صورت میں بھی ایسا ہی کریں۔ آپ ایک مفت آزمائشی نمونہ فراہم کر کے کلائنٹ کو آمادہ کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے کام کے سلسلے میں آپ ہی سے رابطہ قائم کرے۔

۲۔ سوال پوچھیں

فری لانسر کی یتیحیت سے آپ کلائنٹ کو براہ راست پیغام نہیں بھیج سکتے۔ اگر کلائنٹ کو آپ کا پروپوزل پسند آجائے تو وہ پی ایم بی یعنی پروجیکٹ میسیج بورڈ کھول سکتا ہے۔ آپ کو اپنے کلائنٹ کو بات چیت پر آمادہ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ ایک آزمودہ طریقہ یہ ہے کہ کوئی ایسا مناسب اور دل چسپ سوال پوچھیں کہ کلائنٹ جواب دینے پر مجبور ہو جائے۔

۷۔ کلوزنگ

ہر مکتب، خط یا سیلز پیچ کی مانند فری لانس بولی کو بھی عمدگی سے کلوزن کرنا چاہیے۔ آخر میں ایسا جملہ ہیں جو کلائنٹ کو جواب دینے پر اکسائے جیسے آپ کے جواب کا/کی منتظر یہ ہے میرا آزمودہ فارمولہ۔ پروجیکٹ کی اچھی پیشکش لکھنے کا یہ حیرت انگیز طریقہ

استعمال کریں اور اسے پروجیکٹ کی مناسبت سے تبدیل بھی کر لیں۔
امید ہے کہ آپ فری لانس کام حاصل کر کے خاطر خواہ کمائی
کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

قسمت آپ پر مہربان رہے اور کامیابی آپ کے قدم چومنے۔ اگر
آپ مزید سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو آپ میرا فری لانسینگ سیکھنے کا
گروپ جوائن کر سکتے ہیں جہاں بہت سے ماہر فری لانسر آپ کی
مدد کرنے کے لئے موجود ہوں گے۔ گروپ کا نام ہے

<https://www.youtube.com/user/infomist>

<https://www.facebook.com/HishamSarwarBeingGuru/>

<https://www.facebook.com/groups/286279418799301/>



کامیابی کا نسخہ

کامیابی حاصل کرنے کے دو ہی مراحل ہیں۔ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ آپ کو اپنے کام کا آغاز کرنا ہے۔ دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ آپ اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ نتیجہ آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ آپ کا کام ہے اپنی سی بہترین کوشش کرنا لیکن نتیجے کے بارے میں فکر نہیں کرنی۔

درمیان کے وقت میں آپ پر دشواریاں آتی ہیں۔ دشواریوں کے وقت دو چیزوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ پہلی چیز کام کرنا اور دوسرا یہ یقین رکھنا کہ میں بہترین ہوں۔ پہلے مرحلے میں جب آپ کام کرنے میں مصروف ہوں تو اپنے چار طاقتوں گھنٹے پوری طرح استعمال میں لا یائیں۔ ان چار گھنٹوں میں سو شل میدیا کی وجہ سے اپنی توجہ منتشر ہونے سے محفوظ رکھیں۔

اپنا فون بند کر کے رکھ دیں۔ کسی سے بات چیت نہ کریں۔ صرف چار گھنٹے اپنے کام پر اپنی توجہ پوری طرح مرکوز رکھیں۔ اگر آپ چوبیس گھنٹوں میں سے چار گھنٹے اپنے کام پر غیر منتشر توجہ دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بھرپور چار گھنٹے، آپ کے سولہ گھنٹوں کے کام کرنے سے بہتر ہوں گے۔ دوسرے مرحلے میں آپ

اپنے آپ کو بہترین سمجھیں۔ مشہور زمانہ باکسر محمد علی ہر مقابلے سے پہلے بہ آواز بلند کہتے "میں چیمپین ہوں"۔ یہ وہ یقین ہے جو آپ کے اندر خوشی کے ہار موذن پیدا کرتا ہے۔ اسی یقین کی بدولت آپ کے اندر دباؤ پیدا کرنے والا ہار مون کار ٹیسول کم ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ پر یقین رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ خود پر یقین رکھیں گے تو دنیا آپ پر یقین رکھے گی۔ یہی کامیابی کا نسخہ ہے۔



سہل پندی سے
چھٹکارہ پائیں

ہمارا ایک روزمرہ کا معمول ہوتا ہے جو سالہا سال سے چلا آرہا ہوتا ہے۔ ہم اور ہمارا جسم اس معمول کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم زندگی میں کچھ نیا کرنا چاہتے ہیں تو اس سہل پسندی سے چھٹکارہ پانा ہو گا۔ اپنی عادتوں کو بدلنے کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اپنے معمول کو بدلا نہیں چاہتے، نہ ہی اپنے اندر کوئی تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ ہم یہی سوچتے رہتے ہیں کہ نیا کام کرنے سے کہیں نقصان نہ ہو جائے۔

ہمیں خیال آتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے ہم لوگوں کا تو سوچتے ہیں لیکن اپنا نہیں سوچتے۔ زندگی میں خطرات مول لینے پڑتے ہیں۔ تبدیلی کو خوش آمدید کہنا پڑتا ہے۔ اس سب کے لئے سب سے پہلے سوچ میں تبدیلی لانی پڑتی ہے۔ اب یہ بھی ضروری نہیں کہ نتائج ہمارے من پسند ہوں البتہ ایک تجربہ ایک سبق ضرور مل جاتا ہے۔ یہ تجربہ یا سبق آنے والے وقت میں ہمارا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ہمیشہ کچھ نیا، سب سے جدا سوچیں۔ کچھ پانے کے لئے مشقت کرنا پڑتی ہے۔ کامیابی پلیٹ میں رکھ کر نہیں ملتی۔ محنت سے نہ گھبرایں۔ اپنے شوق کے مطابق اپنے کام میں نت نئے تجربے کریں۔ آپ میں قدرت کی طرف سے ہر صلاحیت موجود ہے بس ہمت کرنے اور عمل کرنے کی دیر ہے۔

اپنا اصل ہنر
کیسے ڈھونڈیں ؟

آپ کسے اپنے اندر کا وہ ایف سولہ طیارہ ڈھونڈ سکتے ہیں جو آپ کو اوپری اڑان اڑائے گا، جو آپ کو کامیاب بنائے گا اور جس کی تلاش میں آپ برسوں سے ہیں۔ مجھ سے یہ سوال بہت کیا جاتا ہے کہ ہم نے کونسے ہنر کا انتخاب کرنا ہے۔ کچھ لوگ ہنر کا انتخاب تو کر لیتے ہیں لیکن کچھ عرصے میں ہی اکتا جاتے ہیں۔ پھر کچھ اور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اپنے اندر کا جوش و جذبہ کیسے تلاش کریں۔

چھ باتیں سمجھنا بے حد ضروری ہیں۔ اگر یہ باتیں آپ سمجھ جائیں تو آپ کو اپنا جوش و جذبہ ڈھونڈنے میں دقت نہیں ہوگی۔ یہ باتیں قاسم علی شاہ نے اپنی ویدیو میں بھی بتائیں تھیں
 ۱ جو کام کر کے آپ خوشی محسوس کرتے ہیں۔
 ۲ جو کام کرتے ہوئے آپ زمان و مقام کی بندش سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

۳ جو کام کرتے ہوئے آپ کو تھکن نہیں ہوتی۔
 ۴ جو کام کرتے ہوئے پیسہ کمانا آپ کا مطہر نظر نہیں ہوتا (کامیابی کے بعد پیسہ خود بخود آ جاتا ہے)
 ۵ جو کام کرتے ہوئے آپ کو مشکلات در پیش ہوتی ہیں لیکن آپ پھر بھی دل جمعی سے اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔



♦ جو کام آپ کی شناخت بن جاتا ہے۔

اگر کوئی کام آپ کو خوش کرتا ہے، جو کام کر کے آپ کے دل میں جل ترنگ بخونے لگتے ہیں، سمجھ لیں کہ وہی کام آپ کیلئے بنے ہے۔ وہ کام، وہ ہنر ڈھونڈیں جسے کرنے کے بعد آپ کو دل سے خوشی ملتی ہو۔ جو کام آپ کو زمان و مقام کی بندش سے آزاد کر دے، آپ اسی کام کیلئے بنے ہیں، وہی کام آپ کے لئے ہے۔

اگر کوئی ایتھلیٹ سخت گرمی میں جاگنگ کرتا ہے، جم جا کر ورزش کرتا ہے تو وہ اپنے کام سے خوش ہے تبھی اتنی محنت کر

پیاتا ہے۔ ان چیزوں کیلئے ایک مرکوز ذہن درکار ہوتا ہے۔ جب ایسا شخص سوچ لیتا ہے کہ میں نے بہترین کھلاڑی بننا ہے تو وہ بن جاتا ہے۔ جس کام کیلئے آپ بنے ہوں اس کام کے ساتھ آپ کی عزت اور شناخت جڑ جاتی ہے۔ ایک کرکٹر کی شناخت کرکٹ سے اور باکسر کی شناخت باکسنگ سے ہوتی ہے۔

وہ کام اس کی پہچان بن جاتا ہے، اس کے باعث افتخار بن جاتا ہے۔ جب ایسا ہونے لگے تو اس کا مطلب ہے کہ یہی کام آپ کے لئے بنائے ہے۔ میری مثال لیں تو میرے نام کے ساتھ فری لانسنسگ کا لفظ جڑا ہوا ہے۔ فری لانسنسگ کی بدولت مجھے عزت ملی ہے۔ جو کام آپ کو کمائی کے جھنجھٹ سے آزاد کر دے یعنی آپ اتنے شوق سے وہ کام کریں کہ آپ کو معاوضے کی فکر نہ رہے کہ میں نے اس سے پیسہ کمانا ہے۔

وہی کام آپ جوش و ولے کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ جب یہی کام کرتے ہوئے آپ کامیاب ہو جاتے ہیں تو پیسہ خود بخود آتا ہے۔ آپ بس ہرمند بنیں، کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ جب آپ کسی کام میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں تو کامیابی ملنا شروع ہو جائی ہے، ایسے میں پیسہ خود بخود جذبے کا تعاقب کرنے لگتا ہے۔ اچھا

اس بات میں کچھ سائنس بھی نہیں ہے۔ جب کوئی کام آپ دن رات ایک جذبے سے کرتے ہیں تو آپ تھوڑے عرصے بعد اس میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ میں نے قاسم علی شاہ صاحب کی ایک ویڈیو میں سنا تھا کہ مائیکل اینجلو ایک سنگ تراش تھا۔ اس کے بنائے ہوئے مجسمے حقیقت سے قریب تر ہوتے تھے۔ اس نے ڈیوڈ کا مجسمہ دن رات ایک کر کے، بھوک پیاس فراموش کر کے بنایا۔

جب مجسمہ بن گیا تو مائیکل اینجلو نے اپنے مجسمے سے پوچھا "میں نے تجھے اتنا خوب صورت بنایا ہے، تو بولتا کیوں نہیں ہے؟" جب مجسمہ نہیں بولا تو اس نے ہتھوڑی مار کر مجسمے کا سر توڑ دیا۔



جب اس کو اپنے ہنر کی پہچان ہو گئی تو وہ معاوضے کی طلب سے آزاد ہو گیا۔ اس کے کام نے اسے زمان و مقام کی قید سے آزاد کر دیا تھا۔ اس نے اپنی توجہ اپنے ہنر پر اتنی مرکوز کردی تھی کہ اس کی زندگی میں اور کوئی مقصد باقی نہیں رہا تھا۔ آپ جو بھی کام کریں گے اس میں مشکلات آئیں گی۔ جس کام کو آپ دل سے پسند کرتے ہیں اس کی راہ میں جو مشکلات آتی ہیں، آپ ان کو خوشدی سے قبول کرتے ہیں۔

ایسے میں آپ کی نظر منزل پر ہوتی ہے۔ آپ راستے کے تمام پتھر چن لیتے ہیں۔ اس راستے میں جتنی پریشانیاں، دشواریاں اور وحشتیں آتی ہیں۔ آپ جو اس مردی سے ان کا سامنا کرتے ہیں۔ اپنے جدوجہد کے عرصے میں کئی ایسے ممتنے تھے جب مجھ سے پیسے نہیں کمائے گئے۔ مجھ پر دفتری عملے کی تنخواہ دینے کا دباؤ بھی ہوتا تھا۔ لیکن میرا مقصد بہت بڑا تھا۔ میرے سامنے مقصد تھا اپنے کام کی معراج کو پانے کا۔ میرا مقصد تھا فری لانس مارکیٹ پلپیس کے ہال آف فیم میں پہنچنے کا۔

میری خواہش تھی کہ مجھے ایسے شہرت ملے کہ دنیا کی بڑی فری لانس مارکیٹ پلپیس میں میرے نام کے ساتھ میرے ملک کا نام



لکھا ہو اور میرے ملک کا جھنڈا لہرا رہا ہو۔ میں نے اپنی توجہ پوری طرح مرکوز کر دی تھی کہ میں پہلے دس فری لانسرز میں آنا ہی آنا ہے۔ اس وقت فری لانس مارکیٹ پلیس میں کم لوگ تھے اور مقابلہ اتنا زیادہ نہ تھا۔ مجھے اپنی منزل پتہ تھی لیکن یہ علم نہیں تھا کہ منزل کتنی دور ہے۔ کبھی کام ملتا تھا، کبھی نہیں ملتا تھا۔ میں نے یہ سب پریشانیاں خوشدلی سے قبول کیں۔

آپ کو بھی میں یہی کہنا چاہوں گا کہ آپ کبھی اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اگر آن لائن کام کرنے سے آپ بیزاری محسوس کرنے لگیں، آپ کو مستقل تھکاوٹ محسوس ہو یا آپ اپنے کام سے بار بار وقفہ لینا چاہیں تو سمجھ لیں آپ اس کام کے لئے نہیں

بنے۔ صوفی دانشور واصف علی واصف کا کہنا ہے کہ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کا ذریعہ معاش ان کا شوق ہوتا ہے۔ میں نہ کتابی باتیں کرتا ہوں، نہ ہوائی باتیں۔ میں اپنی آزمائی ہوئی عملی باتیں کرتا ہوں۔ میں صحیح بیدار ہونے پر سب سے پہلے گوگل ایڈ سینس سے حاصل کی گئی کمائی دیکھتا ہوں۔ میری ترجیح دو سافٹ ویر ہوتے ہیں گوگل ایڈ سینس اور گوگل اینا لائیٹنس۔ جاگنگ کرتے ہوئے، کھانا کھاتے ہوئے، سوتے ہوئے، اٹھتے ہوئے مجھے خیال رہتا ہے کہ میں نے چوبیس گھنٹے میں کتنا کمایا۔ میرا کام کیسا چل رہا ہے۔

میری کمائی سے مجھے تو نانی ملتی ہے۔ فری لانسگ کے سارے عرصے میں صحیح اٹھ کر دیکھتا کسی کلائنٹ کی طرف سے کوئی میسیج تو نہیں آیا، اگر ای میل آئی ہوتی تو بستر سے چھلانگ لگا کر اتر جاتا اور ہر ممکن طریقے سے کام حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتا۔ اگر کوئی کام کر کے آپ کو ولوں کے بجائے ٹھکن کا احساس ہوتا ہے تو یہ آپ کا کام نہیں ہے۔

آپ کا کام وہی ہے جو آپکو خوش کرے، آپ کو زمان و مقام کی بندش سے آزاد کر دے۔ ایسا کام ہی آپ کی شناخت بن سکتا ہے اور ایسا کام کرنے کی راہ میں جتنی دشواریاں آئیں گی آپ ان کی

فکر نہیں کریں گے۔ آپ اپنے کام کو وقت دیں۔ پورے جوش اور جذبے سے اپنا کام کریں۔ مشکلات اور دباو کو قبول کر لیں۔ جب آپ کامیاب ہوں گے تو پیسا خود بخود آئے گا۔ نصرت فتح علی خان، عمران خان، پہلے، میرا ڈونا سب نے اپنا کام اتنی محنت سے کیا کہ ان کا کام ان کی شناخت بن گیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ لوگ یہ نہیں جان پاتے کہ وہ کہاں ہیں اور جانا کہاں چاہتے ہیں۔

آپ جہاں ہیں اور جہاں جانا چاہتے ہیں اس کے درمیان کا خلا انتہک محنت سے بھر دیں۔ عبدistar ایدھی، ڈاکٹر عبد القدری اور ڈاکٹر عبد السلام، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام سے عشق کیا۔ انہیں پتہ تھا کہ وہ کہاں کھڑے ہیں اور انہوں نے پہنچنا کہاں ہے۔ اگر یہ سب باتیں آپ پتہ کر لیں تو کیسے ممکن ہے کہ آپ کو اپنے جذبے کا پتہ نہ لگے۔

مجھ سے سب سے زیادہ کیا جانے والا سوال یہی ہے کون سا ہنر منتخب کریں، اس کا جواب میرے پاس نہیں، جو رہنمای اصول مجھے پتہ تھے وہ بتا دئے اب جواب تلاش کرنا آپ کا کام ہے۔

پہلے خود سے محبت
کریں، دوسروں کی
محبت پانے کے لئے

آپ کو سب سے پہلے اپنے آپ سے محبت کرنی آنی چاہئے۔ آپ دوسروں کی محبت حاصل کرنے کی خواہش میں بھول جاتے ہیں کہ سب سے زیادہ خود آپ کو آپ کی اپنی محبت کی ضرورت ہے۔ جب دوسرے آپ کو نظر انداز کرتے ہیں تو خود آگئی کا عمل شروع ہوتا ہے۔

جب آپ خود سے محبت کرتے ہیں ، خود کو معاف کرتے ہیں ، اپنی کوتا ہیوں کو در گزر کرتے ہیں اور خود سے مخلص ہوتے ہیں تو دوسرے بھی جواباً آپ کو یہی سب لوٹاتے ہیں۔



اگر آپ خود اپنی قدر سے ناوا قف ہیں تو دوسروں سے بھی توقع نہ رکھیں کہ وہ آپ کی قدر کریں گے۔ بھیثیت انسان ہر شخص کوتا ہی کر سکتا ہے، انسان خطا کا پتلا ہے اگر آپ اپنی غلطیاں تسلیم کر لیں تو آپ اپنے آپ کو بہتر انسان بنا کر اپنی شخصیت کو نکھار سکتے ہیں۔ اپنے آپ سے تعلق مضبوط بنانے کچھ اہم طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

خود کو جانیے

آپ جتنا چاہے خود کو غلطیوں سے مبرراً بنانے کی کوشش کر لیں لیکن آپ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ ہر انسان میں کوئی نہ کوئی کمی ہوتی ہے اور خود کو عقل کل سمجھنے سے آپ اپنے اصل مقاصد کو فراموش کر بیٹھیں گے۔

اپنی خامیوں سے باخبر رہنا آپ کے لئے بہت ضروری ہے جو شخصی کمزوریاں آپ ظاہر نہیں کرنا چاہتے انھیں دور کرنے کی صدق دل سے کوشش کریں اپنی کامیابیوں اور اپنے رکھ رکھاؤ پر خود کو سراہیں رفتہ رفتہ آپ اپنی شخصیت میں بہتری محسوس کرنے لگیں گے۔ خود سے محبت آپ کی شخصیت میں ناقابل یقین بہتری لانے کی سبب بن سکتی ہے۔

ثبت سوچ اپنائیں

جب آپ اپنے ذہن میں ثبت سوچوں کو جگہ دیتے ہیں تو آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کا ماحول ناساز گار، ناموافق اور تنخ ہے تو بھی ثبت سوچ آپ کو بہتر انسان بننے میں مدد دیتی ہے آپ کی محبت کے سب سے زیادہ مستحق آپ خود ہیں۔

اپنی کامیابیوں پر فخر کریں

اپنے اہداف حاصل کرنے کی تگ ودو میں ہر چھوٹی سے چھوٹی کامیابی پر نازاں ہوں اگر جیت نہ بھی پائیں تو جیت کے لئے کی گئی ہر کوشش پر خود کو سراہیں۔ اپنی رفاقت میں آپ خود ہوتے ہیں اس لئے اپنی رفاقت کو اپنے لئے پر مسرت بنا دیں۔

ذہنی دباؤ سے خود کو آزاد رکھیں

پریشانیوں کو خود پر سوار نہ کریں۔ ذہنی دباؤ آپ کی توانائی کو چاٹ جاتا ہے۔ پریشان کرنے والی سوچوں کو دماغ میں جگہ دینے سے آپ اپنے دماغ میں ان کا مستقل گھر بنا دیتے ہیں۔ اپنی سوچ سے اپنی توانائی کو مزید بڑھانے کی کوشش کریں۔

خود پر تنقید نہ کریں

بس اوقات آپ اپنی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر خود کو مورد الزام بٹھھانے لگتے ہیں۔ اس طرز عمل سے آپ خود کو ناکارہ سمجھنے لگتے ہیں۔ اپنی شخصیت کے مضبوط پہلوؤں کو اجاگر کریں عقلمندی کا تقاضہ یہی ہے کہ بشری کمزوریوں پر خود کو الزام نہ دیں بلکہ انہیں نرمی سے کم کرنے کی کوشش کریں۔

شکر گزار بنیں

سب کو مال و دولت نہیں ملتی۔ بہت سے لوگ غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ایک دن گزارنا بھی مشکل ہے۔ شکر گزاری اختیار کر کے آپ اپنے پاس موجود نعمتوں سے لطف اٹھا کر اپنی زندگی میں خوشی لا پائیں گے ہر وہ چیز جو آپ کی زندگی بہتر بنانے میں مددگار ہے اس کے لئے شکر گزار بنیں۔

اپنی حدود متعین کریں۔ آپ کا وقت اور توانائی بیش قیمت ہے۔ اس کو کیسے کام میں لانا ہے یہ آپ نے سوچنا ہے۔ اپنی زندگی میں ان صفات کو شامل کریں، خود سے محبت کریں دوسرا بھی آپ سے محبت کریں گے اور آپ ہر دل عزیز ہو جائیں گے۔

آئیے مل کر علم
کی روشنی پھیلائیں

آپ کو معلوم ہے، کسی انسان کو اپنی زندگی میں سب سے بڑی رحمت کیا مل سکتی ہے؟ ایک شخص اپنی ماں کے پاس جاتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ وہ دباؤ کا شکار ہے اور بعض اوقات راتوں کو سو بھی نہیں پاتا۔

کچھ دیر خاموشی سے سوچنے کے بعد، وہ اس کو صدقہ دینے کی نصیحت کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ضروری نہیں کہ صدقہ مال کا ہو اگر اس کے پاس کچھ بھی تقسیم کرنے کے لئے ہے تو اسے ان لوگوں میں تقسیم کرے جو سب سے زیادہ ضرورت مند ہیں اگر اللہ کی راہ میں تقسیم کیا جائے تو یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کو ایسے مخفی وسیلوں سے نوازے گا جو آپ کے گمان سے ماورا ہوں گے۔

یہ سمجھنے میں چار ہفتے لگ گئے کہ ایک خزانہ ہے جس کے حق دار دوسرے لوگ ہیں۔ ایک روز جولائی کی ایک تی دوپہر چالیس ڈگری سینٹی گریڈ کے درجہ حرارت میں جا گنگ کرتے ہوئے دماغ کے ایک دور افراطی حصے سے ایک بلند سکنل مل گیا، نا دان، انہیں وہ سکھاؤ جو تم پہلے ہی اچھی طرح جانتے ہو۔

کچھ ماہ یو ٹیوب وڈیو ز اور ایک کلو ڈی فیس بک گروپ کے ذریعے

اپنا علم بانٹنے کے بعد اس شخص کو اپنے ذہن میں عرصے سے گردش کرنے والے سوال کا جواب مل جاتا ہے۔ علم بانٹنے کے اس پر لطف تجربے سے پہلے کی حالت جنید جمشید کے اس بیان سے مختلف نہ تھی۔ اپنے انٹرویو میں انہوں نے بتایا تھا کہ میرے پاس سوائے ایک اندرونی اطمینان کے سب کچھ تھا۔ اس سوال کا جواب ملک بھر سے ہزاروں لوگوں سے ملنے والی دعائیں تھیں۔

اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ اس نے کیا کیا ہے جب تک کہ اسے لوگوں کا بے حد متاثر کن رد عمل ملنا نہیں شروع ہو گیا جو شکر گزار تھے اور انہوں نے اس شخص کی وجہ سے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

ہاں یہاں میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ میری ماں اور خاص طور پر پاکستانیوں کا شکر گزار ہوں جن کی بدولت اپنا علم بانٹنے کا موقعہ ملا اب میں پر سکون نیند سوتا ہوں میں امید کرتا ہوں جن لوگوں نے مجھ سے فری لانسنسگ کا فن سیکھا ہے اب اپنی ذمہ داری پوری کریں گے اور دوسروں کے گھروں میں علم کی شمع روشن کریں گے۔

جو سرگ کے آخری سرے پر روشنی نہیں دیکھ رہے وہ اس علم کی
شع کی روشنی کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ لوگوں کی مدد کرتے
رہیں صرف مال ہی مدد نہیں ہوتا، جو آپ کے پاس ہے وہ بانٹیں
، اپنا علم، تجربہ بانٹیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں آپ کے پاس بانٹنے کے
لئے کچھ نہیں تو صرف اپنی مسکراہٹ بانٹ دیں۔ ہمیں صرف ایک
زندگی ملتی ہے اور اگر اسے ٹھیک سے جی لیں تو ایک بھی بہت
۔



دل کی باتیں

اس کتاب کو پڑھتے ہوئے آپ کو یہ تو نہیں لگ رہا ہے کہ میں نے بڑی آسانی سے اپنی بشری کمزوریوں پر قابو پالیا۔ صرف اور صرف اپنے کام پر لگا رہا۔ کبھی میری توجہ منتشر نہیں ہوئی اگر آپ ایسا سوچ رہے ہیں تو میں آپ کی صحیح کردوں میں کوئی سپر مین نہیں انسانوں جیسا انسان ہوں۔

میری زندگی میں معاشی جدو جہد کی تگ و دو اپنی جگہ لیکن چونکہ اللہ کی مہربانی سے اچھی شکل و صورت ملی ہے۔ بات کرنے کا ڈھنگ بھی ہے اس لئے ہمیشہ توجہ کا مرکز بنا رہتا ہوں میرے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ مجھے آن لائی رہنا پڑتا ہے۔ میں سو شل میدیا شوپیہ نہیں کاروباری ضرورت کے تحت با قاعدگی سے استعمال کرتا ہوں۔ سو شل میدیا نے مجھے بہت پیار اور عزت دی ہے۔ جس کے لئے میں آپ سب کا بے حد شکر گزار ہوں۔

میں آپ سب سے رابطے میں رہتا ہوں نوجوان نسل کے مسائل سے آگاہ ہوں۔ ان سارے سالوں میں، میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ ہم نے اپنی نوجوان نسل کو تعلیم تو دے دی ہے، تربیت بھی دے دی ہے، سوچ شعور کسی چیز کی کمی نہیں پاکستانی نئی نسل میں بس ان کو کوئی سننے اور سمجھنے والا چاہئے۔ آپ اپنی بات کہنا چاہتے ہیں اپنی بات سنانا چاہتے ہیں۔

میں اکثر لایو سٹریم کے ذریعے آپ سے براہ راست بات چیت کرتا ہوں۔ مجھے آپ کی چھوٹی چھوٹی دشواریوں کو دور کرنا بھی بہت اچھا لگتا ہے۔ جو کچھ سیکھا آپ کو سکھانا بہت اچھا لگتا ہے۔ وقت کے ساتھ میرے اندر اتنا تھمل اور برداشت آگئی ہے کہ میں سب کی بات کا پس منظر سمجھ سکتا ہوں۔

یہ سب کرتے کرتے کبھی کبھار میری ذاتی زندگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ جب نامناسب وقت پر بلا اجازت اجنبی کالز یا بے تکلفانہ ٹیکسٹ آ جاتے ہیں۔ الحمد للہ میری شریک حیات مجھے اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ لیکن پھر بھی ایسی چیزیں زحمت بن جاتی ہیں میں چاہتا ہوں مجھ سے انتہائی ذاتی نوعیت کے سوالات نہ پوچھے جائیں۔

میں اپنی پیشہ و رانہ مہارت سے متعلق ہر سوال کا بلا جھگٹ جواب دے سکتا ہوں۔ لیکن ذاتی زندگی میں میری کچھ حدود ہیں۔ ان کی پاس داری مجھے ہر حال میں کرنی ہے۔ بہت بار میری پبلک پوسٹ پر مجھے عقد ثانی کی پیشش کر دی جاتی ہے۔

اس لئے میری سو شل میڈیا پر موجودگی کو اپنی پیشہ ورانہ زندگی کی الجھنوں کو سلچانے کے لئے ضرور استعمال کریں اور اپنی توانائیاں اسی مقصد پر مرکوز رکھیں۔ مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں گے



مختلف سوچنا سیکھئے

کبھی آپ نے یہ سنا ہو گا کہ تم بھی کنوئیں کے مینڈک ہو یا پھر کیا کولہو کے بیل کی طرح ایک ہی کام کئے جا رہے ہو ۔

دوستو! انٹرنیٹ پر کام کرنا اور لگاتار ایک ہی کام کرتے چلے جانا اور رزلٹ نہ حاصل کرنا ۔ یہ بھی اس کنوئیں کے مینڈک یا کولہو کے بیل کی طرح ہوتا ہے ۔ کنوئیں کا مینڈک یہ سمجھتا ہے کہ جس کنوئیں میں وہ رہتا ہے اس سے زیادہ گہرا پانی کمیں اور نہیں ہوتا ۔ ظاہر ہے نہ اس نے دریا دیکھا نہ سمندر دیکھا تو اس کو کیا معلوم کہ باہر کی دنیا کیسی ہے ۔ اسی طریقے سے کولہو کا بیل ایک ہی مقصد پر لگاتار کام کئے جاتا ہے بغیر جانے کہ اس کا اینڈ رزلٹ کیا ہو گا ، بس لگا رہتا ہے ۔

اگر آپکو کسی فری لانس مارکیٹ پلیس پر کام نہیں ملتا۔ اگر کسی آن لائن فیلڈ میں کامیابی نہیں ملتی ۔ انٹرنیٹ ٹریننگ وڈیوز سے بھرا پڑا ہے ۔ کسی اور فیلڈ کی طرف جائیئے۔ کسی اور مارکیٹ پلیس پر اپنا ہنر آزمائیں ۔ مثال کے طور پر بہت سے لوگ شکایت کرتے ہیں نہیں چل رہی ۔ ارے بھائی نہیں چل رہی تو فائیور gig کہ فائیور پر کو بم کا گولہ مارو اور جاؤ ۔

upwork, guru, people per hour.

یا ان جیسی بے تحاشا سائیٹس پر -
کیوں خود کو فائور تک محدود کر لیا ہے۔ کیوں کنوئیں کے مینڈ ک
بن رہے ہو؟ جو یہ سمجھ رہا ہے کہ بس یہی مارکیٹ پلیس اور یہی
کام سب سے بہتر ہے -

اسی طریقے سے وہ دوست جو ایک ہی سکل پر لگے ہوئے ہیں لیکن
انکو کامیابی نہیں ملتی تو انکو بھی یہ چاہئے کہ جیسے میں ہمیشہ کہتا ہوں
کہ اگر سوفٹ ویر کا اپ گریڈ ورژن آ سکتا ہے تو انسانوں کا بھی
اپ گریڈ ڈورژن آنا چاہئے -

آپ نئی سکل سیکھئے - اور نئی سکل وہ سیکھیں جو ٹریننگ ہو اور
پھر دیکھیں آپ کیسے کامیاب ہوتے ہیں - بس یاد رکھیں محنت میں
عزمت ہے۔ اپنے دماغ کی بقیٰ جلائے رکھیں، اپنے وقت کی قدر
کریں، اپنی ارزیزی کی قدر کریں

ذرا ہٹ کے سوچو

ذرا مختلف سوچو

سب سے بہتر سوچو

کامیابی تمہارے قدم چوئے گی۔

خود اعتمادی سے
فیصلے کرنا سیکھئے

ہم ہمیشہ خود کو کسی قابل نہیں سمجھتے۔ ہم ہمیشہ یہی سوچتے ہیں کہ فلاں کام ہمارے بس کا نہیں۔ ہم یہ سوچ کر کوئی نیا کام کرنے کا فیصلہ نہیں کر پاتے کہ یہ تو پہلے بھی بے شمار لوگوں نے کیا اور بہت لوگ فیل بھی ہو گئے۔ ارے ایک بار خود کو آزمائ کر تو دیکھو، ہار گئے تو تمہارے لئے سبق اور جیت گئے تو دنیا کے لئے مثال۔ اور مثال بھی ایسی کے لوگ کمیں واہ بھی واہ، سب نے یہ کام کیا پر تمہاری بات ہی الگ تھی

کامیابی ڈر سے کہاں ملتی ہے جی، اسکی تو بنیاد ہی فیصلے سے ہوتی ہے۔ ہمت کرو، فیصلہ کرو اور ٹھان لو کہ اب تو جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یاد رکھنا، مثال دی جاتی ہے اور آسانی سے بھولتی نہیں

اب یہ فیصلہ کرنے کا اعتماد حاصل کرنا بھی آپ کا ہی کام ہے۔ کچھ لوگ مشکلات کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں، کچھ ان سے نہنٹنے کا حل ہی سوچتے رہ جاتے ہیں اور کچھ ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ انسان کی حقیقی پرکھ ہی اس بات سے ہوتی ہے کہ وہ کسے مشکل حالات کا مقابلہ کرتا ہے۔ اگر خود پر یقین ہو تو یہی اعتماد انسان کو برے حالات سے نکلنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ بلاشبہ خود اعتمادی وہ وصف ہے جو حاصل کرنا ہر انسان کی اولین ترجیح ہونا چاہیے۔

پیدائشی طور پر ہم سب خود اعتماد اور نذر ہوتے ہیں ۔ اگر اس اعتماد کو مناسب طریقے سے پروان چڑھایا جائے تو انسان کو اپنی سمت کا تعین کرنے میں آسانی رہتی ہے ۔ پر اعتماد انسان اپنی صلاحیتوں کو اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کام میں لاتا ہے ۔

اس کے ذہن میں شکوک و شبہات جنم نہیں لیتے جو اس کو اس کے مقصد سے دور کر دیں ۔ اگر بچپن میں کی گئی بے جاروک ٹوک نے آپ کا خود پر سے اعتماد متزلزل کر دیا ہے تو اس کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے فوری طور پر اپنے فیصلے خود کرنا شروع کر دیں ۔ اپنے اچھے برے فیصلوں کی ذمہ داری قبول کریں ۔ یہ مشق آپ کو اپنی ذات پر اعتماد بحال کرنے میں مددگار ثابت ہو گی ۔

دوسروں کو خود پر اپنی رائے مسلط کرنے کا موقع نہ دیں ۔ نہ ہی اپنے فیصلے دوسروں کی پسند ناپسند کی روشنی میں کریں ۔ ہر مسئلے کے ہر پہلو پر اچھی طرح غور کریں اور سوچ سمجھ کر جو فیصلہ کریں اس کے مضمرات کی پوری ذمہ داری قبول کریں ۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زندگی کا کنٹرول دوسروں کے حوالے کر دیں اور دوسروں کی منظوری کی بنیاد پر اپنی زندگی بسرا کرنا شروع کر دیں ۔ اپنے ذہن سے سوچئے ۔ اپنے خیالات کو حقیقی شکل میں ڈھالیں ۔ آپ اپنی

زندگی کی گاڑی کے ڈرائیور ہیں۔ سب سے بہتر فیصلہ آپ ہی کر سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو بہترین سمجھتے ہوئے ہر صورت حال سے احسن طریقے سے نہ مٹنا سعکھتے۔ اس طرح آپ اپنی زندگی کا کنٹرول خود سنچال لیں گے جو آپ کو آپ کے بہترین مستقبل حاصل کرنے کی جدوجہد میں مددگار ثابت ہو گا۔

زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ نے ہر گزرتے دن کے ساتھ خود کو بہتر بنانا ہے۔ بعض اوقات آپ ایسے جمود کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کوئی تجربہ کار انسان ہی آپ کو اس جمود کی کیفیت سے باہر نکال سکتا ہے۔ مشورہ کرنے کے لئے کسی ایسے شخص کو منتخب کریں جس کے پاس نہ صرف ذاتی ترقی کا ثابت شدہ ریکارڈ ہو بلکہ اس کے پاس اتنا تجربہ ہو کہ وہ زندگی کے اتار چڑھاؤ سے پوری طرح واقف ہو اور ایسے شخص کی آپ کی زندگی میں موجودگی آپ کی ذاتی ترقی کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ آپ کی خود اعتمادی بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

اپنی سوچ کو واضح کریں

اپنے آپ کو جانیں ، اپنے اہداف کو جانیں اور اس کام پر لگے رہیں۔
 اگر آپ پوری دنیا کے کامیاب لوگوں کے نقش قدم پر نگاہ ڈالیں
 تو آپ کو معلوم ہو گا کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اپنے کنٹرول میں
 رکھا اور اس کا بنیادی مطلب فیصلہ سازی اور رسک لینا ہے ۔ سب
 سے اہم بات یہ ہے کہ وہ تمام تر مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے
 تیار رہے ۔

اگر آپ اپنی زندگی میں کامیاب بننا چاہتے ہیں تو ، آپ کو اپنی
 کمزوریوں کی طرف سے متفلکر ہونے کی ضرورت نہیں ، بلکہ جس چیز
 کی اہمیت سب سے زیادہ ہے وہ یہ کہ آپ زندگی میں کیا کرنا
 چاہتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی سوچ واضح ہونی چاہئے



کیا آپ کی سوچ اس بارے میں واضح ہے کہ آپ اپنی زندگی میں کیا کرنا چاہتے ہیں ، آپ کون سی فیلڈ کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں ، آپ اس میدان میں عبور حاصل کرنے میں کس حد شنجیدہ ہیں ؟

اگر آپ کو جواب معلوم ہے تو آپ کامیابی کے راستے پر ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پہلے اپنی سوچ کو واضح کریں ، اگر آپ کی سوچ واضح نہیں ہے تو آپ ایک اوسط درجے کی کامیابی حاصل کریں گے اور آپ زیادہ محنت کرنے والے بازی لے جائیں گے اپنے آپ کو جانیں ، اپنے اہداف کو جانیں اور اس کام پر لگے رہیں۔ آہستہ آہستہ لیکن یقیناً ، آپ کامیاب ہوں گے۔



اپنی کمزوریوں کو
اپنی طاقت میں
بدلنا سیکھئے

اپنی کمزوریوں کا ادراک کر کے محنت سے اپنی ان عادات کو بدلنے کی کوشش کریں جنہوں نے آپ کو آپکا مقصد حاصل کرنے سے روک رکھا ہے۔ صدق دل سے کوشش کرنے سے آپ اپنی تمام کمزوریوں پر قابو پا سکتے ہیں۔

ان تمام چیزوں پر غور کریں جن میں آپ اچھے ہیں اور مہارت رکھتے ہیں، اب یہ دیکھیں کہ کیسے آپ ان مہارتوں کو بروئے کار لائیں کر ان کی مدد سے اپنی کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں یا بہتر بنائے ہیں۔

اب یہ سوچیں کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جن کو بہتر بنانا آپ کی خواہش ہے۔ آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ آپ کی ذاتی یا پیشہ ورانہ زندگی میں وہ کون سے عوامل ہیں جو آپ کو ترقی کرنے سے روکے ہوئے ہیں۔ اپنی اصلاح کے لئے دیانتداری سے کام کریں۔ اپنی کمزوریوں کو دور کر کے آپ اپنے کیریئر میں دوسروں پر سبقت لے جانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اپنے ہدف طے کر لیں۔ آپ اپنے لئے کم مدت اور طویل مدت کے ہدف مقرر کر سکتے ہیں۔ ہدف طے کرنے سے خود احتسابی کا

احساس پیدا ہوتا ہے ۔ اپنے ہدف کا تعین کرنے کے بعد خود کو ایک خاص مدت کا پابند بنائیں جس میں آپ نے ہر ممکن کوشش کر کے اپنے ہدف کو حاصل کرنا ہے ۔

آپ اپنی کمزوریوں پر اس وقت تک قابو نہیں پاسکتے جب تک کہ آپ صحیح سوچ نہ اپنا لیں ۔ چلنچ قبول کریں اور ہمت سے درست سوچ کی مدد سے اپنی الگھنوں کو سلبجھا کر اپنی کمزوریوں پر خاطر خواہ کام کر کے ان سے نجات حاصل کر لیں ۔



خود کو بہتر کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔ لہذا، آپ کو مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے مستقل کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ راتوں رات مطلوبہ نتائج حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا بلکہ مضبوط بننے کے لئے مستقل مزاجی سے مسلسل کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

آپ یہ سوچیں کہ خود کو بہتر کرنے سے آپ کو کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ کس طرح اپنی کمزوری دور کر لینے سے آئندہ وہ آپ کے لئے پریشانی کا سبب نہیں بنے گی۔ مثال کے طور پر، اگر آپ لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے اعتماد محسوس نہیں کرتے تو آپ اپنی اس کمزوری کو بہتر بنانے سے، خود کو زیادہ پر اعتماد اور کار آمد محسوس کرنے لگیں گے۔

ایک قابل عمل منصوبہ بندی کے تحت لگاتار کوشش کرنے سے آپ اپنی تمام کمزوریوں کو اپنی طاقت میں تبدیل کر کے اپنی زندگی تبدیل کر سکتے ہیں، تو سوچنا کیا دوستو کل نہیں آج سے مضبوط بننے کا عمل شروع کر دیں۔

ستقل مزاجی سے
کام کرنا سیکھئے

بے ضا بظگی سے بغیر کسی مقررہ روٹین کے کام کرنا ایک ایسی عادت ہے جس نے لا تعداد لوگوں کو ان کا مقصد حاصل کرنے سے روک رکھا ہے۔ جب آپ مستقل مزاجی سے ایک متعین طریقے سے کام نہیں کرتے تو لوگ آپ کے کام کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ آپ کو ذاتی تعلقات، اپنے پیشہ ورانہ کام حتیٰ کہ اپنے صحت کے معمولات سے لے کر اپنی زندگی کے ہر پہلو میں مستقل مزاجی سے کام کرنا ہے۔ لگاتار محنت، وقت کا درست استعمال آپ کو آپ کا مقصد حاصل کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔

آپ کے الفاظ اور آپکے اعمال کو ایک دوسرے کے مطابق ہونا چاہئے، جب آپ حسب وعدہ اپنا کام اپنی غیر مستقل مزاجی کی وجہ سے مکمل نہیں کر پاتے تو آپ لوگوں کی نظر میں قابل اعتبار نہیں رہتے۔ لوگ آپ سے کاروباری اور پیشہ ورانہ تعلق برقرار رکھنے سے کترانے لگتے ہیں۔ مستقل مزاجی کی بنیاد پر ہی اعتماد کا رشتہ استوار ہوتا ہے۔ اگر آپ کبھی کام بر وقت کر لیں اور کبھی کام کی ڈیڑ لائیں کا خیال ہی نہ رکھیں تو آپ نا قابل اعتماد ٹھہرائے جاتے ہیں اور اس سے آپ کی ساکھ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اپنے کم مدتی اور طویل مدتی منصوبوں پر غور کریں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ در اصل آپ چاہتے کیا ہیں۔ کاروبار کو ٹھیک سے چلانا، آزادا نہ چیختی

میں کام کرنا، اپنی پارٹ ٹائم نوکری کے ساتھ فری لانسٹنگ کا کام کرنا یا اپنی صحت کے مطلوبہ ہدف کو حاصل کرنا، ان سب کاموں کے لئے مستقل مزاجی سے نظم و ضبط سے کام کرنا ہی آپ کے کام آئے گا۔ اپنے مقصد کے بارے میں اپنی سوچ کو واضح رکھیں۔ جہاں آپ مستقبل میں اپنے آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ مقام آپ کی سوچ میں واضح ہونا چاہئے۔ یہی آپ کو منزل تک پہنچنے میں مدد دے گا۔

اگر آپ مستقل مزاجی سے اپنا کام کرنے کے عادی ہیں تو آپ کے کلاسٹ بھی مستقل رہیں گے اور آپ کو ان کی طرف سے مستقل کام ملتا رہے گا۔ آپ کے کلاسٹ کو آپ کے کام سے پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے۔ جب وہ واپس آپ کے پاس آتے ہیں تو اس امید پر آتے ہیں کہ انھیں پہلے کی طرح اچھی سروس ملے گی۔ اس طرح آپ اپنے کلاسٹ کے ساتھ شناسائی پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو آپ کے کامیاب ہونے کے لئے بے حد مدد گار ثابت ہوتی ہے۔ آپ اپنے اہداف اور اپنے نظام الاوقات کو مد نظر رکھتے ہوئے مستقل بنیادوں پر ایسا کام کر سکتے ہیں جو آپ کو آپ کے مقاصد کو حاصل کرنے میں آپ کی مدد کرے۔ آپ کی شہرت دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ آپ اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ صرف ایک چیز جس پر آپ قابو پا سکتے ہیں وہ آپ کا کردار ہے۔ آپ کو

اپنے اعمال سے اپنا مستقل مزاج اور قابل اعتماد ہونا ثابت کرنا ہے۔ جب آپ اپنا عہد پورا کر لیتے ہیں تو آپ اپنے ارادوں پر بھروسہ کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ جب آپ کے اعمال آپ کے زبانی کے گئے وعدوں کے مطابق ہوں گے تو لوگوں کو پتہ ہو گا کہ آپ سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ آپ کی تعریف جو آپ کے مطمئن کلائنس کریں گے آپ کی ساکھ میں اضافہ کرے گی۔ جب بھی دوبارہ انھیں کوئی کام کروانا ہو گا تو وہ آپ کو ترجیح دیں گے۔

یاد رہے کہ آپ کی ساکھ ہی سب کچھ ہے۔ لوگ آپ کے پاس دوسروں کے ریفرنس سے بھی آتے ہیں۔ اگر کسی کو آپ کا کام پسند نہیں آیا تو وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار سو شل میڈیا پر بھی کر سکتا ہے۔ اگر آپ کے اعمال آپ کے کئے گئے وعدوں کے مطابق نہیں تو آپ اپنی کمزوری تسلیم کرتے ہوئے اس پر مستقل مزاجی سے کام کریں۔ کامیابی اور مستقل مزاجی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔



دوسروں کو دینا سمجھئے

ہم ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر ایک دوسرے کی مدد کرنے سے ہی بھیثیت قوم عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی کو کچھ دینے کی ناقابل یقین طاقت تبھی محسوس کی جاسکتی ہے جب آپ کسی کی مدد کریں گے۔ یہ علم کو بانٹنا، دوسروں کی اشد ضرورت میں ان کی مدد کرنا یا ان کی کچھ بہتر کرنے میں حوصلہ افزائی کرنا یا اپنا پیسہ دینا ہو سکتا ہے۔

اگر ہم اپنی گزشته زندگی پر غور کریں تو ہمیں احساس ہو گا کہ کچھ لوگوں نے ہماری زندگی میں بے حد ثبت کردار ادا کیا۔ ہماری زندگی میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ہمیں زندگی، دوستی اور خاندان کا مطلب سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس وقت ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں جب ہمیں کسی کے ساتھ کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ترقی کے راستے پر آگے بڑھنے میں ہمارے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ہم جو کچھ حاصل کرتے ہیں اس سے زندہ رہتے ہیں لیکن جو کچھ ہم دیتے ہیں اس سے ہم زندگی بناتے ہیں۔ ونسٹن چرچل دوسروں کو دینے کے بہت سے فوائد ہیں۔ جب آپ کسی کو کچھ

دیتے ہیں تو آپ کو اس سے جو چیز حاصل ہوتی ہے وہ خوشی ہے ۔
 جب آپ دوسروں کی اس وقت مدد کرتے ہیں جب ان کو آپ کی
 سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو، آپ کی اپنی زندگی ایک معنی
 اور مقصد تلاش کرنے لگتی ہے۔ سچ کہوں تو، اصل خوشی مادی
 چیزیں حاصل کرنے سے نہیں بلکہ لوگوں سے اچھا سلوک کرنے اور
 زندگی کے تجربات سے حاصل ہوتی ہے۔

جب ہم دوسروں سے شفقت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں تو ہمیں
 بھی اطمینان محسوس ہوتا ہے۔ دوسروں سے فراخ دلی کا برتاو رکھنے
 سے ہماری اپنی زندگی خوشنگوار ہو جاتی ہے۔ دوسروں کو با اختیار
 بنانے اور انہیں با مقصد زندگی گزارنے کا راستہ دکھا کر ہم خود میں
 بھی قوت محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم دوسروں کی آگے بڑھنے میں
 مدد کریں گے تو کوئی ہماری بھی مدد کرے گا تاکہ ہم زندگی میں
 تیزی سے آگے بڑھ سکیں اور مزید کامیابیاں حاصل کر سکیں۔

اگر آپ کو قدرت نے ہر چیز سے نوازا ہے تو، آپ کو شکر گزار
 ہونا چاہئے اور دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اپنی اخلاقی ذمہ داری
 کو محسوس کرنا چاہئے۔ ہمیں اکثر اندازہ نہیں ہوتا کہ دوسروں کی مدد
 کر کے ہم بالواسطہ اپنی ہی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔

جب ہم دوسروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ، ان کی کسی چیز میں مدد کرتے ہیں اور یہاں تک کہ ان کی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں اور لمحات کا جشن مناتے ہیں تو ، یہ ہمارے لئے بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ اس سے ہمارے اندر خوشی کے ہار موذن میں اضافہ ہوتا ہے ، جس کے نتیجے میں اضطراب کے ہار موں میں کمی واقع ہوتی ہے۔

اس سے ہمارا موڈ بہتر ہوتا ہے اور صحت مند اور طویل تر زندگی گزارنے میں ہمیں مدد ملتی ہے۔ دینے کا مطلب ضروری نہیں ہے کہ پیسہ ہی ہو۔ ہر ایک کے پاس پیسہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر آپ بغیر کوئی مالی فائدہ حاصل کئے اپنا وقت صرف کر کے اپنا علم کسی دوسرے کو دے سکتے ہیں یا کسی کی زندگی کو ثابت سمت میں تبدیل کر سکتے ہیں ، تو یہی بہترین دینا ہے۔

تاہم ، اگر آپ رقم دینے کی پوزیشن میں ہیں تو ہاروڑ بنس اسکول کے پروفیسر مائیکل نورٹن کا 2008 میں ہونے والا مطالعہ کہتا ہے کہ جس کو ضرورت ہوتی ہے اسے پیسہ دینا خود پر خرچ کرنے سے کہیں زیادہ خوشی دیتا ہے۔ یقیناً ، یہ سچ ہے اگر رقم اس سے کہیں زیادہ ہو جو آپ کو درحقیقت ضرورت ہوتی ہے۔

اس طرح کے ثبت رویے سے ہمارے دماغ میں ہار موذن اینڈور فرنز پیدا ہوتے ہیں ، اور ایک ثبت احساس پیدا ہوتا ہے جو صرف دوسروں کی مدد کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے ۔ جب ہم دوسروں کو دیتے ہیں تو، ہار موذن آکسیٹوں پیدا ہوتا ہے ۔ اس سے خوشی اور دوسروں سے ربط پیدا کرنے کا احساس بیدار ہوتا ہے جو انسان کو صحت مند اور کار آمد بننے میں مدد دیتا ہے ۔

تو دوستو ، ایک دوسرے کا خیال رکھنے کے لئے اپنی آسانیاں دوسروں کے ساتھ بانٹ لیجئے تاکہ سب خوش رہ سکیں ۔ اس طرح آپ دوسروں کی مدد کر کے اپنی بھی مدد کر رہے ہوتے ہیں ۔ ثبت سوچ ہمیں خوش اور صحت مند زندگی سے نوازتی ہے ۔ آزمائ کر دیکھ لیجئے کس طرح آپ دوسروں کی زندگی میں آسانی پیدا کر کے اپنے لئے بھی آسانی مہیا کرتے ہیں ۔



سو شل میدیا کا درست
استعمال کرنا سیکھئے

ہم میں سے اکثر سو شل میڈیا پر جو زندگی گزار رہے ہیں وہ بہت خطرناک ہے۔ خاص طور پر، سو شل میڈیا، فیس بک کو بہت جوش و خروش سے استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہاں کوئی چیک اینڈ بیلنس اور روک ٹوک نہیں ہے۔ آپ اپنے آپ کو جیسے چاہے پیش کر سکتے ہیں اور اس کو شش میں کسی حد تک جا سکتے ہیں۔

حقیقی زندگی میں آپ کے کاندھوں پر اپنی کہی ہوئی باتوں کا ثبوت میا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جب کہ یہاں آپ بغیر کوئی ذمہ داری لئے کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ سو شل میڈیا غیر حقیقی ہے۔ یہاں حقیقت کو جانچنے کی کوئی سہولت میسر نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے خود کو کسی بھی روپ میں پیش کر سکتے ہیں۔ آپ سو شل میڈیا پر اپنی بہت خوشنگوار زندگی پیش کر سکتے ہیں۔ آپ مہنگے ہو ٹلوں میں شاندار کھانا دکھا سکتے ہیں۔

آپ لگزیری کاریں چلا سکتے ہیں اور دنیا کو ان خوبصورت جگہوں کے بارے میں بتا سکتے ہیں جن میں آپ چیک ان کرتے ہیں۔ آپ اپنے پر لطف دن کا احوال سنا سکتے ہیں۔ آپ اپنی ٹائم لائِن پر اپنی خوشنگوار زندگی کی تصویریں دکھا سکتے ہیں یہ خیالی تصورات پر مبنی سو شل میڈیا کا طرز عمل آپ کو فالدہ پہنچانے کے بجائے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر آن لائن بیان کی گئی تمام باتیں "غلط"

ہیں تو کیا ہوگا۔ آپ کسی اور کو نہیں اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ آپ ایک ایسی خیالی دنیا بسا کر اس میں رہ رہے ہیں جو آپ کی زندگی کے بارے میں جھوٹی کیفیات بیان کرتی ہے۔ ہم میں سے زیادہ تر ایک مصنوعی زندگی دوسروں کو دکھا رہے ہیں۔

ہم سو شل میدیا پر اپنی کوتاہیوں اور پریشانیوں کو ظاہر کرنے کے بجائے انھیں چھپانے کو کوشش کرتے ہیں۔ ہم فطری طور پر اس بات سے آگاہ ہیں کہ کوئی بھی ٹوٹی پھوٹی چیزیں دیکھنا پسند نہیں کرتا، لہذا "فینسی" زندگی پیش کرنا ہمیں اچھا لگتا ہے۔

لیکن، کیا ہم نے کبھی اس "غلط" پیغام کے بارے میں سوچا ہے جو ہم اپنے بارے میں غلط تصویر پیش کر کے دوسروں کو دے رہے ہیں؟

خود در حقیقت معاشی تگ و دو اور جدو جہد کی زندگی گزارنا، لیکن سو شل میدیا پر دوستوں کو یہ بتانا کہ آپکی زندگی کتنی خوش کن ہے۔ یہاں نوکری ڈھونڈنے والا بے روزگار شخص ایک حوصلہ افزائی کرنے والا اسپیکر بن جاتا ہے۔ لوگوں کی زندگی میں تناو، اضطراب اور افسردگی کی بڑھتی ہوئی وجہ یہی ہے کہ حقیقت اور ہم کو ایک دوسرے میں گلڈ ڈھونڈ کر دیا گیا ہے۔

بہتر یہی ہو گا کہ ہم سب ایک اعتدال پسند آن لائن سو شل میدیا کی موجودگی کو یقینی بنائیں۔ اپنی حقیقی زندگی کی عکاسی کریں اور نئے موقع کی تلاش کے لئے اس پلیٹ فارم کا استعمال کریں۔ وہی پلیٹ فارم جہاں لوگ "خوشنگوار" زندگی کے بارے میں غلط تصویر پیش کرتے ہیں وہی اصل اور حقیقی موقع تلاش کرنے میں استعمال ہو سکتا ہے۔ دوسروں سے ثابت روابط بنانا کر، ان سے سیکھ کر اور نئے موقع تلاش کر کے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اس پلیٹ فارم کا استعمال کریں۔

اپنی حقیقت سے آپ خود آگاہ ہیں۔ کیا واقعی آپ سو شل میدیا پر اپنی اصل زندگی ظاہر کرتے ہیں۔ اگر نہیں تو خود کو بہتر بنائیں، نئے موقع تلاش کرنے کے لئے اس میدیم کا استعمال کریں۔ کیا معلوم کوئی آپ جیسی خوبیوں کے مالک کی تلاش میں ہو اور آپ کے ساتھ کام کرنا پسند کرے۔ آپ کی زندگی کے ایک نئے سفر کا آغاز ہو سکتا ہے۔ یہ آپ کے لئے حقیقی فخر کا باعث ہو گا۔

آپ خود کو بہتر بنانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ یہ ذریعہ آپ کی زندگی کو بہتر بنانے میں اور ترقی کی منازل طے کرنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ یہ سب تب ہی ممکن ہے جب آپ خود سے چ

بولنا جانتے ہوں ۔ اپنے آپ سے جھوٹ نہ بولیں اور پریشان نہ ہوں کہ دنیا آپ کو آپکی موجودہ حالت میں کیسے قبول کرے گی ۔ اپنے ذہن کو مضبوط کریں اور حقیقت پسندی سے حالات کا جائزہ لیں ۔

آپ کے ایک درست فیصلے کی وجہ سے جلد ہی آپ کی زندگی ایک بہت بہتر شکل اختیار کر لے گی ۔ اپنے آپ کو حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رکھیں ۔ حقیقت پسند بنیں ۔ اپنا آپ پہچانیں ۔ یہی سو شل میدیا کو اپنی بہتری کے لئے استعمال کرنے کے طریقے ہیں ۔



بزنس شروع کرنے
اور انٹرنسیٹ کی مدد
سے بڑھانے کے راز

انٹرنیٹ کی دولت کی اصطلاح کی بڑی حد تک غلط تشریح کی جاتی ہے۔ لوگ اکثر الجھ کر "انٹرنیٹ کی دولت" اور "دولت کے لئے انٹرنیٹ" کو گلڈ مڈ کر دیتے ہیں۔ دونوں اصطلاحات میں بہت فرق ہے۔ پہلی اصطلاح "انٹرنیٹ کی دولت" کے لئے ویب پر ان گنت پونزی اسکیمیں موجود ہیں جو آپ کی بچت "تمیں دن میں ملینر بنیں" جیسے دعوے کر کے ہتھیارے کی فکر میں لگی رہتی ہیں۔ جبکہ دوسرا اصطلاح "دولت کے لئے انٹرنیٹ" اس سمت میں رہنمائی کرتی ہے کہ آپ اپنا بنس شروع کر کے دولت کمانا شروع کر دیں۔ دوستو، "انٹرنیٹ کی دولت" جیسی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انٹرنیٹ، سکیموں میں حصہ لینے یا ایک بار کی انوسمنٹ کے بعد زندگی بھر کمائی والی رقم کی کوئی برسات نہیں کرتا۔ جدید زمانے میں (یم لیل ایم) جیسے بنس قصہ پارینہ بن گئے ہیں اور ان کی جگہ لوگ بلاگنگ، ایفیلیٹ مارکیٹنگ، ای کامرس اور فری لانسنگ جیسے ہنر سیکھ کر کمائی کر رہے ہیں۔

حقیقی ہنر سیکھ کر آپ دولت کمانے کا اصل طریقہ جان جاتے ہیں۔ اگر آپ اچھا لکھ سکتے ہیں تو آپ بلاگر بن جاتے ہیں۔ آپ ایک ای کامرس ویب سائٹ بناؤ کر انٹرنیٹ پر اپنے کسٹمرز سے براہ راست

آرڈر لے سکتے ہیں اور اگر آپ کچھ تکمیکی مہارت رکھتے ہیں تو فری لانسر کی جیشیت سے اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں ۔

قطع نظر اس کے کہ آپ کا کیا بزنس ہے، چاہے کوئی سروس ہو یا آپ کوئی پروڈکٹ فروخت کرتے ہوں، انٹرنیٹ کی طاقت استعمال کر کے آپ دنیا بھر کے سسٹمز تک پہنچ سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے آسانی سے لوگوں تک پہنچنے کے لئے تین میدیم نہ صرف اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ آپ کے کاروبار کو مضبوط بنیاد فراہم کر کے طویل مدت تک آپ کو بزنس بڑھانے میں مدد دے سکتے ہیں ۔

فیس بک

اس پورٹل کے 2.4 بلین اور مزید بڑھتے ہوئے صارفین، دنیا بھر میں سڑکوں پر چلنے والی کاروں اور آسمان پر اڑنے والے جہازوں سے بھی زیادہ ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی پورٹل ہے اور بیشتر کاروبار خود کو بڑھانے کے لئے فیس بک کی طاقت کو بخوبی استعمال کر رہے ہیں ۔

فیس بک چیج اور فیس بک چیج پر موجود وڈیو ز ایک کار گر امتزاج ہیں جس کی مدد سے کوئی بھی بزنس نہ صرف پلک جھکتے فیس بک کے ان گنت صارفین کے سامنے لا یا جا سکتا ہے بلکہ بزنس ویب

سائٹ کے ساتھ منسلک ہونے کی وجہ سے آن لائن فروخت بھی کی جاسکتی ہے۔

بلاگ

بل گیٹس نے اپنی 1999 میں چھینے والی کتاب Business@the speed of thought

میں پیشگوئی کی تھی کہ مستقبل میں اگر آپ کا بزنس آن لائن نہ ہوا تو آپ بہت پیچھے رہ جائیں گے اور آپ کے مقابل بزنس کرنے والے آگے نکل جائیں گے۔

اس کی پیشگوئی بر حق تھی۔ دور حاضر میں اگر کسی بزنس کی ویب سائٹ نہیں ہے تو وہ ان صارفین کو کھو دیتا ہے جو اس کی سروس یا پروڈکٹ کو خریدنا چاہتے ہیں۔ ایک بلاگ بناؤ کر اور اپنے صارفین کو مفید معلومات فراہم کر کے آپ اپنی ویب سائٹ سے فروخت میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل مارکیٹنگ

انٹرنیٹ پر بھر پور مقابلے کی فضا ہے۔ ہر بزنس جدید دور کے اس استاد کی طاقت استعمال کر رہا ہے جسے گوگل کا سرچ انجن کہا جاتا ہے۔

بزنس کرنے والے گوگل پر با معاوضہ لسٹنگ کی اہمیت سے آگاہ ہیں۔ تنہا گوگل ہی انٹرنیٹ پر کامیاب بزنس کا ضامن نہیں ہے۔ کامیاب بزنس کے لئے انسٹا گرام، پن ٹریست، والٹ ایپ اور لنکڈان سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

کسی ایسے ماہر کی خدمات حاصل کر کے جو ڈیجیٹل مارکیٹنگ کے اسرار و رموز سے آگاہ ہو، آپ اپنے بزنس کو آن لائن سوشن میڈیا نیٹ ورک اور میڈیمز پر خوش اسلوبی سے صارفین کا مرکز نگاہ بنائے ہیں۔



نام اعد حالات

میں دوبارہ ابھرنے

کی صلاحیت بیدار کرنا سیکھئے

بہت سے لوگ اپنی زندگی میں پیش آنے والے مشکل واقعات کا سامنا پہلے پہل بے یقینی سے اور جذباتی ہو کر کرتے ہیں۔ لیکن پھر یہ زندگی میں بدلاو لانے والی صورت حال اور تناؤ والے حالات کا مقابلہ کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ وہ طاقت جو انہیں ایسا کرنے کے قابل بنتی ہے اسے چک کہتے ہیں۔

یہ ایک جاری رہنے والا عمل ہے جس میں وقت اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ اپنے اندر چک پیدا کر کے نامساعد حالات کے بعد دوبارہ ابھرنے کی صفت پیدا کر سکتے ہیں، جس کے بعد اپنے آپ کو کامیابی حاصل کرنے کے لئے تیار پائیں گے۔

اپنے مقصد کو ہمیشہ مدد نظر رکھیں۔ زندگی غیر یقینی ہے اور حالات آپکی پیشگی منصوبہ بندی کے بالکل مخالف ہو سکتے ہیں۔ جب حالات اچھے نہ ہوں تو افسردہ ہونے کے بجائے اپنے مقصد کو مدد نظر رکھئے۔ جب آپ اپنے مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہیں تو یہ آپ کو درست سمت میں رہنے میں مدد دیتا ہے۔

ناکامیوں کا سامنا کرتے ہوئے، آپ آسانی سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ کچھ بھی آپ کے بس میں نہیں ہے۔ ترقی کی راہ میں رکاوٹوں سے پسپا نہ ہوں۔ یہ

عارضی ہیں اور آپ کو، اپنے آپ کو ایک ثبت ذہن کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے کا عادی بنانا ہے۔ پریشان کن اوقات میں، آپ کو عام طور پر اپنے ساتھیوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان ساتھیوں کی موجودگی آپ کو احساس دلاتی ہے کہ آپ کا خیال رکھنے والے موجود ہیں۔ یہ ساتھی آپ کا حوصلہ بحال رکھتے ہیں اور آپ کو مشکل وقت کا سامنا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ لہذا، ہمیشہ اپنے ارد گرد ایک مضبوط سپورٹ سسٹم رکھیں اور اس سے آپ کو اپنے کھوئے ہوئے اعتماد کو دوبارہ حاصل کرنے میں بے حد مدد ملے گی۔



جب آپ کسی بات پر ناکام ہو جاتے ہیں تو ، افسرداہ اور شکست خورده ہونے کی بجائے ، خود کو وقت دیں اور جو ہوا ہے اس پر غور کریں۔ اپنے گزشتہ کاموں کا جائزہ لینے کے بعد صورتحال کا اندازہ کریں۔ آپ یہ سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے کہ کیا غلط ہوا ہے اور آپ اس کو آئندہ ہونے سے کیسے روک سکتے ہیں۔

اگر کچھ غلط ہوا ہے تو اس پر بھلے آپ کتنا ہی نادم اور رنجیدہ ہوں آپ اسے بدلتے نہیں سکتے۔ لہذا ، جو ہوا ہے اس کو تسلیم کریں ، حقیقت کو قبول کر لیں اور زندگی میں آگے بڑھیں ۔

اپنی قدر پہچانئے ۔ جب آپ ناکامیوں کا سامنا کرتے ہیں تو آپ اپنے بارے میں شکوہ و شبہات کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ آپ زندگی میں چیزوں کو صحیح طور پر کرنے اور اپنے مقاصد تک پہنچنے کی اپنی ہی صلاحیت پر سوال اٹھانا شروع کر دیتے ہیں ۔

ناکامیاں کسی طور بھی آپ کی آپ کی صلاحیتوں کا عکس نہیں ہیں۔ ثابت ذہن کے ساتھ سوچیں جس سے آپ کو ناکامی کے بعد دوبارہ ابھرنے کی صلاحیت حاصل ہو گی ۔ چلنخ کو قبول کرنے کے

لئے تیار رہیں۔ آپ کو خود میں مشکل حالات کا سامنا کرنے کی
صلاحیت بیدار رکھنے کی ضرورت ہے ۔

آپ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ کسی بھی ناگہانی صورت حال کا
بخوبی سامنا کر سکیں ۔ ایسے فیصلے لیں جو آپ کو آپ کے کمفرٹ
زون سے باہر نکل کر اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی راہ میں مدد
گار ثابت ہوں ۔ دوستو، اپنے آپ میں وہ لچک پیدا کریں کہ نا
موافق حالات آپ کو اگر وقتی طور پر دبا بھی دیں تو آپ دوبارہ اپنی
قوت سے ابھر کر ناکامی کو کامرانی میں بدل دیں ۔ دبنتے کا دورانیہ
عارضی اور ابھرنے کا مستقل ہونا چاہئے۔ یہی صلاحیت آپ کی
کامیابی کی ضامن ثابت ہو گی ۔



اپنی اہمیت پھپانے
آپ کو کامیابی دلانے والا
صرف ایک انسان ہے
اور وہ ہیں آپ

اگر آپ میں مشکل حالات کو سہ کر دوبارہ پہلی قوت سے ابھرنے اور ڈٹ کے مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہے تو آپ کامیاب ہیں ۔ وہ لمحہ جب آپ ذہنی طور پر خود کو شکست خورده سمجھنے لگتے ہیں وہی لمحہ آپ کی شکست کا باعث بن جاتا ہے

زندگی میں ہمیں بہت سی چیزوں کا انتخاب کرنا ہوتا ہے ۔ بعض اوقات انتخاب آسان ہونے کے باوجود ہم اپنے لئے مناسب راستہ منتخب نہیں کر پاتے ۔ ہم اپنی محدود ذہنی استعداد کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں ۔ جو اپنے خوف پر قابو پالیتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے ۔

کام میں با قاعدگی، کمیو نیکیشن ، الفاظ کا درست چنان اور مناسب ٹون آپ کی آن لائن بزنس میں کامیابی کے ضامن ہیں ۔ اپنے کلاسٹ سے اس کی برابری پر بات کریں، اپنے کام اور خود کو اس سے کمتر نہ جانیں

ہر گولی ہر جگہ فٹ نہیں ہوتی۔ ہر ایک کے مزاج کے لحاظ سے الگ نسخہ استعمال کریں۔ مردم شناسی اور لوگوں کو پہچاننے کا فن سیکھیں۔ ہر ایک کو الگ دانہ ڈالنا ہے اور کوئی دانہ کہاں ڈالنا ہے یہ

تجربے سے سیکھا جاتا ہے اگر آپ اپنی ناکامی سے سیکھ سکتے ہیں تو
آپ ناکام نہیں ہیں ۔

مرغوں کی لڑائی میں مرغے کی اہمیت نہیں بلکہ مرغے میں موجود
لڑائی کی اہمیت ہے ۔ کسی لڑائی میں اسلحہ کی اہمیت نہیں ، اسلحہ کو
عقلمندی سے استعمال کرنے والے انسان کی اہمیت ہے ۔ اگر آپ
خود کو بہتر کرنے کے لئے تیار ہیں ، اگر آپ اپنا کام با قاعدگی سے
مسلسل کر سکتے ہیں تو آپ اپنا مقصد حاصل کر لیں گے ۔



بہتا ہوا رواں پانی ہی صاف رہتا ہے۔ کھڑا پانی تو بد بودار ہو جاتا ہے۔ ڈٹے رہو۔ دیر سویر اپنی جگہ پر اپنا کام باقاعدگی سے کرتے رہیں ۔

اپنے کام سے محبت کریں اور یہ ہو نہیں سکتا کہ انسان کسی چیز سے خلوص دل سے محبت کرے اور اسے نہ پاسکے اپنے کام کو توجہ دیں آپ ان شاء اللہ ضرور اپنا مقصد حاصل کر لیں گے ۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔



سب سے بڑی کامیابی

دیا جب دوسرے دیے کو روشن کرتا ہے تو اس کی اپنی روشنی برقرار رہتی ہے، ماند نہیں پڑتی۔ اپنی زندگی کو با مقصد بنانے کے لئے دوسروں کی مشکلیں آسان کرتے رہیں، انکا خیال رکھیں اور انکی مدد کریں۔ انسانیت کے رشتے سے دوسرے انسان کی زندگی بہتر بنانے میں اس کی مدد کریں۔ کیلئے ہم مسکرا سکتے ہیں اور مل کر ہم ہنس سکتے ہیں۔ خوش رہیں اور خوشیاں باثنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔

ایک دوسرے کے ہاتھ تھام کر مشکلات سے نکلنے میں مدد کریں۔ دعا سے بڑی کوئی حقیقت نہیں اور بے لوث کام کرنیوالوں کے ساتھ بے شمار دعائیں ہوتی ہیں۔ ارنگ شاٹ کی طرح دعا کا کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا لیکن جب لگ جاتی ہے تو پھر باقی چیزیں بے معنی ہو جاتی ہیں۔ ایسے کام کریں کہ دوسروں کے دلوں سے آپ کے لئے دعائیں نکلیں یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

ہشام سر ور

یہ کتاب عام سے خاص بننے کے سفر کا بیان ہے - یہ کتاب آپکے اندر بھریور توانائی کا احساس ییدار کر دے گی۔ مکمل کتاب پڑھ کر آپ اپنی سوچ میں جادوئی مثبت تبدیلی محسوس کریں گے - یہ ناممکن کو ممکن اور مشکل کو آسان بنانے والی سوچ اپناز کی کہانی ہے - آپ یہ کتاب پڑھنے کے بعد اپنے اطراف کے لوگوں کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بناسکیں گے - یہ کتاب آپکے اندر سے اسنے یقینی کی کیفیت کو ختم کر دے گی جو آپکے پراعتماد زندگی کے راستے کی سب سبڑی رکاوٹ ہے - یہ کتاب آپکی سوچ کو ایک نیا رازویہ دے کر آپ کی نئی خود مختار زندگی کے آغاز میں مددگار ثابت ہوگی - آپ سب کی کامیابی کے لئے دعاگو - تمام معزز قارئین کا بہت شکریہ



Hisham Sarwar